Globethics Repository

Hidayat al-Ummah 'ala Minhaj al-Quran wa al-Sunnah (Charter of Guidance for the Muslim Umma Derived from the Qur’ an and Hadith (vol. 4)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-09-20 02:45:39
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/187002

فَصْلٌ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

﴿دنیا سے بے رغبتی کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ ط ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَاللهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ○ (آل عمران، ٣: ١٤، ١٥)

”لوگوں کے لیے ان خواہشات کی محبت (خوب) آراستہ کر دی گئی ہے (جن میں) عورتیں اور اولاد اور سونے اور چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے اور نشان کیے ہوئے خوبصورت گھوڑے اور مویشی اور کھیتی (شامل ہیں)، یہ (سب) دنیوی زندگی کا سامان ہے، اور اللہ کے پاس بہتر ٹھکانا ہے○“

٢. وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ط وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ (الأنعام، ٦: ٣٢)

”اور دنیوی زندگی (کی عیش و عشرت) کھیل اور تماشے کے سوا کچھ نہیں اور یقینا آخرت کا گھر ہی ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں، کیا تم (یہ حقیقت) نہیں سمجھتے○“

٣. اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا ○ (الكهف، ١٨: ٤٦)

”مال اور اولاد (تو صرف) دنیاوی زندگی کی زینت ہیں اور (حقیقت میں) باقی رہنے والی (تو) نیکیاں (ہیں جو) آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے لحاظ سے (بھی) بہتر ہیں اور آرزو کے لحاظ سے (بھی) خوب تر ہیں○“

٤. وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ج وَمَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

وَّاَبۡقٰی ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ○ (القصص، ۲۸: ۶۰)

’’اور جو چیز بھی تمہیں عطا کی گئی ہے سو (وہ) دنیوی زندگی کا سامان اور اس کی رونق و زینت ہے۔ مگر جو چیز (ابھی) اللہ کے پاس ہے وہ (اس سے) زیادہ بہتر اور دائمی ہے۔ کیا تم (اس حقیقت کو) نہیں سمجھتے؟ ○‘‘

۵. **وَمَا هٰذِهِ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا لَهۡوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ لَهِیَ الۡحَیَوَانُ ۘ لَوۡ کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ ○** (العنکبوت، ۲۹: ۶۴)

’’اور (اے لوگو!) یہ دنیا کی زندگی کھیل اور تماشے کے سوا کچھ نہیں ہے، اور حقیقت میں آخرت کا گھر ہی (صحیح) زندگی ہے۔ کاش! وہ لوگ (یہ راز) جانتے ہوتے ○‘‘

۶. **اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا لَعِبٌ وَّ لَهۡوٌ وَّ زِیۡنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیۡنَکُمۡ وَ تَکَاثُرٌ فِی الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ.** (الحدید، ۵۷: ۲۰)

’’جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا ہے اور ظاہری آرائش ہے اور آپس میں فخر اور خودستائی ہے اور ایک دوسرے پر مال و اولاد میں زیادتی کی طلب ہے۔‘‘

اَلۡأَحَادِيۡثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. **عَنۡ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتۡ لِعُرۡوَةَ: ابۡنَ أُخۡتِي، إِنۡ كُنَّا لَنَنۡظُرُ إِلَى الۡهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهۡرَيۡنِ، وَمَا أُوۡقِدَتۡ فِي أَبۡيَاتِ رَسُوۡلِ اللهِ ﷺ نَارٌ، فَقُلۡتُ: مَا كَانَ**

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه وتخليهم من الدنيا، ۵/۲۳۷۲، الرقم: ۶۰۹۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزهد و الرقائق، ۴/۲۲۸۳، الرقم: ۲۹۷۲، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: معيشة آل محمد ﷺ، ۲/۱۳۸۸، الرقم: ۴۱۴۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۱۸۲، الرقم: ۲۵۵۳۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۲۵۸، الرقم: ۶۳۴۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۱۶۹، الرقم: ۱۱۷۲۲۔

يُعِيْشُكُمْ؟ قَالَتْ: اَلْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ جِيْرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ، وَكَانُوْا يَمْنَحُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مِنْ أَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِيْنَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عروہ بن زُبیر سے فرمایا: اے بھانجے! ہم چاند دیکھتے، یہاں تک کہ دو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے (تیسرے چاند سے مراد تیسرے مہینے کا چاند ہے جو دو ماہ پورے ہونے کے وقت دیکھتے تھے) لیکن رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ جلانے کی نوبت نہ آئی ہوتی۔ میں (عروہ بن زبیر) عرض گزار ہوا کہ پھر آپ کی گزر اوقات کس چیز پر ہوتی تھی؟ فرمایا کہ دو سیاہ چیزوں یعنی کھجور اور پانی پر۔ ماسوائے اس کے کہ رسول اللہ ﷺ کے چند انصاری ہمسائے تھے جن کے ریوڑ تھے، وہ اپنے گھروں سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ہدیہ پیش کیا کرتے تو آپ ﷺ ہمیں پلا دیا کرتے تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَنْكِبِي فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑا، پھر فرمایا: دنیا میں تم ایسے رہو جیسے ایک اجنبی آدمی یا مسافر رہتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے کہ جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کیا کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کے منتظر نہ رہو، نیز تندرستی میں بیماری کے لیے اور زندگی میں موت کے لیے تیاری کر لو۔‘‘

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: كن في الدُّنيا كأنّك غريب أو عابر سبيل، ٥/ ٢٣٥٨، الرقم: ٦٠٥٣، وابن حبان في الصحيح، ٢/٤٧١، الرقم: ٦٩٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٦٩، الرقم: ٦٣٠٤، وفي شعب الإيمان، ٧/٢٦٢، الرقم: ١٠٢٤٥۔

اسے امام بخاری، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يُوْشِکُ أَنْ يَکُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب مسلمان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور چٹیل میدانوں میں اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کی خاطر بھاگتا پھرے گا۔“ یہ متفق علیہ حدیث ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ تَرَکَ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: من الدين الفرار من الفتن، ١/ ١٥، الرقم: ١٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: فضل الجهاد والرباط، ٣/ ١٥٠٣، الرقم: ١٨٨٩، والترمذي في السنن، كتاب: فضائل الجهاد، باب: ما جاء في خير الناس، ٤/ ١٨٢، الرقم: ١٦٥٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: العزلة، ١٣١٧/٢، الرقم: ٣٩٨٠۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، ٢٢٧٢/٤، الرقم: ٢٩٥٦، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء أن الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر، ٥٦٢/٤، الرقم: ٢٣٢٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: مثل الدنيا، ١٣٧٨/٢، الرقم: ٤١١٣۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة، باب: ٣٩، ٦٥٠/٤، الرقم: ٢٤٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٣٩/٣، الرقم: ١٥٦٦٩، وأبو يعلى في المسند، ٦٠/٣، الرقم: ١٤٨٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨١/٢٠، الرقم: ٣٨٧، والحاكم في المستدرك، ١٣٠/١، الرقم: ٢٠٦۔

اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ، دَعَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت معاذ بن انس جُہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی خاطر تواضع کے پیش نظر (زرق برق) لباس ترک کیا حالانکہ وہ اس پر قدرت رکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ ایمان (والوں) کا جو جوڑا چاہے پہن لے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَالطَّبَرَانِيُّ. قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی بکھرے بالوں والے، غبار آلودہ، پھٹے پرانے کپڑوں والے جنہیں لوگ بنظر حقارت دیکھتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اس میں سچا کر دے۔“

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٧. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا أَرَدْتِ اللُّحُوْقَ

:٦ أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب البراء بن مالك، ٥/ ٦٩٢، الرقم: ٣٨٥٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: من لا يؤبه له، ٢/ ١٣٧٨، الرقم: ٤١١٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٦٤، الرقم: ٨٦١، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٦٤، الرقم: ٨٩٣٢۔

:٧ أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: اللباس، باب: ما جاء في ترقيع الثوب، ٤/ ٢٤٥، الرقم: ١٧٨٠، وأبو يعلى في المسند، ٨/٨٠، الرقم: ٦٤١٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢١٧، الرقم: ٥١٢٨، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٤٧، الرقم: ٧٨٦٧۔

بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتَّى تُرَقِّعِيهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اگر تم مجھ سے تعلق کو دائمی رکھنا چاہتی ہو تو تمہارا دنیا سے صرف اتنا تعلق ہونا چاہیے جتنا سوار کا توشہ ہوتا ہے۔ مالداروں کی مجلس سے اجتناب کرو اور پیوند لگائے بغیر کپڑے کو پرانا نہ کرو۔‘‘

اسے امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا تَسْمَعُوْنَ، أَلَا تَسْمَعُوْنَ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ، إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ يَعْنِي التَّقَحُّلَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے ایک روز آپ ﷺ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں! کیا تم سنتے نہیں کہ سادہ وضع میں رہنا ایمان کا حصہ ہے، سادہ وضع میں رہنا ایمان کا ایک حصہ ہے۔‘‘ اسے امام ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ فَرَّقَ اللهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ، وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ، جَمَعَ اللهُ لَهُ أَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ

٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الترجل، ٤/ ٧٥، الرقم: ٤١٦١، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب من لا يؤبه له، ٢/١٣٧٩، الرقم: ٤١١٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢٧٢، الرقم: ٧٨٩، والحاكم في المستدرك، ١/٥١، الرقم: ١٨، والروياني في المسند، ٢/٣١٥، الرقم: ١٢٧٤۔

٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الهم بالدنيا، ٢/١٣٧٥، الرقم: ٤١٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٢٦٦، الرقم: ١١٦٩٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٤٢، الرقم: ٢٦٤٤۔

الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ہمیشہ دنیا کی فکر میں مبتلا رہے گا اور دین کی پرواہ نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام کام پریشان کر دے گا اور اس کی مفلسی ہمیشہ اس کے سامنے رہے گی اور دنیا اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی تقدیر میں لکھی ہے اور جس کی نیت آخرت کی جانب ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کی دلجمعی کے لیے اُس کے تمام کام درست فرما دے گا اور اس کے دل میں دنیا کی بے پروائی ڈال دے گا اور دنیا اس کے پاس خود بخود آئے گی۔‘‘ اسے امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللهُ، وَازْهَدْ فِيْمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّوْكَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جا، لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۱. عَنْ أَبِي خَلَّادٍ رضی اللہ عنہ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا

۱۰: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الزهد في الدنيا، ۲/۱۳۷۳، الرقم: ٤۱۰۲، والحاكم في المستدرك، ٤/۳٤۸، الرقم: ۷۸۷۳، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/۱۹۳، الرقم: ۵۹۷۲، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/۳٤٤، الرقم: ۱۰۵۲۲، ۱۰۵۲۳۔

۱۱: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الزهد في الدنيا، ۲/۱۳۷۳، الرقم: ــ

رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُعْطِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ، فَإِنَّهُ يُلْقِي الْحِكْمَةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت ابو خلاد رضی اللہ عنہ، جو صحابہ کرام میں سے ہیں، روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ کسی شخص کو دنیا میں زہد اور کم گوئی عطا کر دی گئی ہے تو اس کا قرب حاصل کرو کیونکہ اس کو حکمت عطا کر دی جاتی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَإِنَّ مَنْ عَادَى لِلّٰهِ وَلِيًّا، فَقَدْ بَارَزَ اللهَ بِالْمُحَارَبَةِ. إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ، الَّذِيْنَ إِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا، وَإِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوْا. قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدَى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک معمولی دکھاوا بھی شرک ہے۔ جس نے اولیاء اللہ سے دشمنی کی اس نے اللہ تعالیٰ سے اعلانِ جنگ کیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان نیک متقی لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو چھپے رہتے ہیں، اگر وہ غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا اور اگر وہ موجود ہوں تو انہیں (کسی بھی مجلس میں یا کام کے لئے) بلایا نہیں جاتا اور نہ ہی انہیں پہچانا جاتا ہے، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں۔ ایسے لوگ ہر طرح کی آزمائش اور تاریک فتنے سے (بخیر و عافیت) نکل جاتے ہیں۔‘‘

.... ٤١٠١، وأبو يعلى في المسند، ١٢/١٧٥، الرقم: ٦٨٠٣، والبيهقي عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ في شعب الإيمان، ٤/٢٥٤، الرقم: ٤٩٨٥، ١٠٥٣٤، والشيباني في الآحاد والمثانى، ٤/٤٩٩، الرقم: ٢٤٤٨۔

١٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: من ترجى له السلامة من الفتن، ٢/١٣٢٠، الرقم: ٣٩٨٩، والطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٢٢، الرقم: ٨٩٢، والحاكم في المستدرك، ١/٤٤، الرقم: ٤، ٤/٣٦٤، الرقم: ٧٩٣٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٥٤٨، الرقم: ٩٠٤٩۔

اسے ابن ماجہ اور حاکم نے ذکر کیا ہے۔ حاکم نے اسے حدیثِ صحیح کہا ہے۔

۱۳. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَعْقَلُ النَّاسِ أَتْرَكُهُمْ لِلدُّنْيَا. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو دنیا (کی محبت) کو سب سے زیادہ چھوڑنے والا ہو۔‘‘

اسے امام خوارزمی نے ’’جامع المسانید‘‘ میں ذکر کیا ہے۔

۱۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غریب مسلمان دولت مندوں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ عرصہ پانچ سو سال (پر مشتمل) ہے۔‘‘

اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۵. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ مَقَامِهِمْ فِي الصَّلَاةِ لِمَا بِهِمْ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتَّى يَقُوْلُ الْأَعْرَابُ: إِنَّ هَؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ فَإِذَا قَضَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ

۱۳: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱/۱۹۹۔

۱۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم، ۴/۵۷۸، الرقم: ۲۳۵۴، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: منزلة الفقراء، ۲/۱۳۸۰، الرقم: ۴۱۲۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۸۶، الرقم: ۳۴۳۹۲۔

۱۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في معيشة أصحاب النبي ﷺ، ۴/۵۸۳، الرقم: ۲۳۶۸، وابن حبان في الصحيح، ۲/۵۰۲، الرقم: ۷۲۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۸/۳۱۰، الرقم: ۸۰۰، وأحمد بن حنبل في الزهد: ۶۳۔

انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللهِ ﷻ لَأَحْبَبْتُمْ لَوْ أَنَّكُمْ تَزْدَادُوْنَ حَاجَةً وَفَاقَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ صحابہ کی امامت کرواتے تو کچھ صحابہ کرام بھوک کی وجہ سے نماز میں گر پڑتے اور وہ اصحابِ صفہ تھے۔ یہاں تک کہ بدو کہتے: یہ لوگ دیوانے ہیں، پس جب حضور نبی اکرم ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: اگر تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارا کیا مقام و مرتبہ ہے تو یقیناً تم پسند کرتے کہ تمہاری حاجت اور فاقہ مزید بڑھ جائے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۶. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السلام نَاوَلَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ فَقَالَ: هٰذَا أَوَّلُ طَعَامٍ أَكَلَهُ أَبُوْكِ مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کو جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! یہ پہلا لقمہ ہے جو تمہارے بابا نے تین دن کے بعد کھایا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۷. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ انْقَطَعَ إِلَى اللهِ ﷻ كَفَاهُ اللهُ كُلَّ مُؤْوْنَةٍ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنِ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَلَهُ اللهُ إِلَيْهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص (دنیا سے)

۱۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۱۳، الرقم: ۱۳۲۴۶، وفي الزهد: ٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/۹۲، الرقم: ٤۹٤۱۔

۱۷: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳/۳٤٦، الرقم: ۳۳۵۹، وفي المعجم الصغير، ۱/۲۰۱، الرقم: ۳۲۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۲۸، ۱۲۰، الرقم: ۱۰۷٦، ۱۳۵۱، والقضاعي في مسند الشهاب، ۱/۲۹۸، الرقم: ٤۹۳۔

کٹ کر اللہ ﷻ کی طرف ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت پوری کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہو اور جو شخص (اللہ تعالیٰ سے) کٹ کر دنیا کی طرف ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اسی (دنیا) کے سپرد کر دیتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا تَزَيَّنَ الْأَبْرَارُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: نیک لوگ دنیا سے بے رغبتی کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ خوبصورت نہیں لگتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٩. عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: لَوْ عُدِلَتِ الدُّنْيَا عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مِنْ خَيْرٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’سعید المقبری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں اگر دنیا کی حیثیت مچھر کے پر کے برابر ہی ہوتی تو اس میں سے کسی ایک کافر کو (پانی کا) گھونٹ تک بھی نہ دیتا۔‘‘ اسے امام بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٠. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَائِذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: فِي فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ: يَزِفُّوْنَ كَمَا تَزِفُّ الْحَمَامُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: قِفُوْا لِلْحِسَابِ. فَيَقُوْلُوْنَ:

١٨: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٣/١٩١، الرقم: ١٦١٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/١٠٥، الرقم: ٦٣٣٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٧٦، الرقم: ٤٨٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٨٦۔

١٩: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٧/ ٣٢٧، الرقم: ١٠٤٧٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٧٨، الرقم: ٥٩٢١۔

٢٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/٥٨، الرقم: ٥٥٠٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٤٥٨، الرقم: ٨٧٤٦، وأورده المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٦٤، الرقم: ٤٨١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٦١۔

وَاللهِ، مَا تَرَكْنَا شَيْئًا نُحَاسَبُ بِهِ. فَيَقُوْلُ اللهُ ﷻ: صَدَقَ عِبَادِي. فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِيْنَ عَامًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

’’حضرت سعید بن عائذ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غریب مسلمان کبوتروں کی طرح تیزی سے (جنت کی طرف) جا رہے ہوں گے۔ (جب) انہیں کہا جائے گا کہ حساب کے لئے رک جاؤ تو وہ کہیں گے: ہم نے کوئی ایسی چیز اٹھا ہی نہیں رکھی کہ جس کا ہمیں حساب دینا ہو۔ اللہ ﷻ فرمائیں گے: میرے بندوں نے سچ کہا ہے۔ وہ (باقی) لوگوں سے جنت میں ستر سال پہلے داخل ہو جائیں گے۔‘‘ اسے امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

٢١. عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَحْمِلَنَّكُمُ الْعُسْرَةُ عَلَى طَلَبِ الرِّزْقِ مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ، تَوَفَّنِي فَقِيْرًا وَلَا تَوَفَّنِي غَنِيًّا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ فَإِنَّ أَشْقَى الْأَشْقِيَاءِ مَنِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فَقْرُ الدُّنْيَا وَعَذَابُ الْآخِرَةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! تمہیں (معیشت کی) تنگی ناجائز طریقے سے رزق حاصل کرنے پر نہ اکسائے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ! مجھے غریبی کی حالت میں موت دینا، مجھے دولت مندی کی حالت میں موت نہ دینا اور مجھے مسکینوں کے حلقے میں اٹھانا۔ بدبخت ترین ہے وہ شخص جس کے لئے دنیا کی غریبی اور آخرت کا عذاب دونوں جمع ہو گئے۔‘‘ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: يَا دُنْيَا، مُرِّي عَلَى أَوْلِيَائِي، وَلَا تَحْلَوْلِي فَتَفْتِنِيْهِمْ. رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ.

٢١: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٤/ ٣٨٩، الرقم: ٥٤٩٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ٦٧، الرقم: ٤٨٢٦.

٢٢: أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ٢/ ٣٢٥، الرقم: ١٤٥٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/ ٢٣٩، الرقم: ٨٠٦٥.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ (دنیا سے) فرماتا ہے: اے دنیا! میرے اولیاء کے لئے کڑوی ہو جا اور ان کے لئے شیریں نہ ہونا کہ تو انہیں آزمائش میں ڈال دے۔'' اسے امام قضاعی نے روایت کیا ہے۔

٢٣. عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ كَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَبَكَى ثُمَّ بَكَى طَوِيْلًا ثُمَّ رُفِعَ عَلَى السَّرِيْرِ فَقَالَ: طُوْبَاكَ يَا عُثْمَانُ، لَمْ تَلْبَسْكَ الدُّنْيَا وَلَمْ تَلْبَسْهَا.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ ان کے جنازہ پر تشریف لائے اور ان کے چہرہ سے کپڑا ہٹا کر پیشانی پر بوسہ دیا اور کافی دیر تک روتے رہے پھر ان کو چارپائی پر رکھ کر اٹھایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! تیرے لئے مبارک ہے کہ دنیا نے تمہیں استعمال نہ کیا اور تم دنیا میں رہ کر اس سے الگ تھلگ رہے۔''

اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال عمر رضی اللہ عنہ: نظرت في هذا الأمر فجعلت إذا أردت الدنيا أضر بالآخرة، وإذا أردت الآخرة أضر بالدنيا، فإذا كان الأمر هكذا فأضروا بالفانية.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس بات کو دیکھ لیا اور جانچ لیا کہ جب بھی میں دنیا کا ارادہ کرتا ہوں تو آخرت کا نقصان ہوتا ہے اور جب آخرت کا ارادہ کرتا ہوں تو دنیا ہاتھ سے جاتی ہے پس جب معاملہ یوں الجھ جائے تو تم فانی شے کا نقصان برداشت کرلو۔''

٢٣: أخرجه ابن عبد البر في التمهيد، ٢١/ ٢٢٤، وفي الاستذكار، ٣/ ١٢٠، وابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ٥٥١۔

١: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/ ٥٠۔

٢. عن الحسن رَحِمَهُ الله قال: خطب الناس عمر بن الخطاب رضي الله عنه وهو خليفة وعليه إزار فيه ثنتا عشرة رقعة.

”حضرت حسن رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی الله عنہ لوگوں سے مخاطب ہوئے جبکہ آپ خلیفہ تھے اور آپ نے ایسا تہبند زیب تن کیا ہوا تھا جس میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔“

٣. قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه: وددت أن أخرج من الدنيا، كما دخلت لا أجر لي، ولا وزر عليّ.

”حضرت عمر فاروق رضی الله عنہ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ دنیا سے ایسے چلا جاؤں جیسے آیا تھا مجھے کوئی اجر ملے نہ مجھ پر کوئی بوجھ ہو۔“

٤. قال عمر رضي الله عنه: لا ينخل لي دقيق رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يأكل غير منخول.

”حضرت عمر رضی الله عنہ نے فرمایا: میرے لئے آٹا نہ چھانا جائے کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم کو بغیر چھانے ہوئے آٹے کی روٹی کھاتے ہوئے دیکھا۔“

٥. قال الحسن رَحِمَهُ الله: مر عمر رضي الله عنه على مزبلة فاحتبس عندها فكأنه شق على أصحابه وتأذوا بها فقال لهم: هذه دنياكم التي تحرصون عليها.

”حضرت حسن رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی الله عنہ ایک کوڑے کرکٹ کے ڈھیر کے پاس سے گزرے تو تھوڑی دیر کے لیے وہاں رک گئے گویا یہ چیز آپ کے اصحاب پر بڑی گراں گزری تو آپ رضی الله عنہ نے انہیں فرمایا: یہ تمہاری دنیا ہے جس کے لئے تم حریص ہوتے ہو۔“

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في كتاب الزهد: ١٨٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥٣/١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٠٤/٤٤، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ٢٨٤/١۔

٣: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣١۔

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ١٨١۔

٥: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ١٧٤۔

٦. قال علي بن أبي طالب رضی الله عنہ: الدنيا جيفة فمن أراد منها شيئاً فليصبر على مخالطة الكلاب.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی الله عنہ نے فرمایا: دنیا مردار ہے (جس پر فقط کتے جھپٹتے ہیں لہٰذا) جو اس میں سے کچھ چاہے اسے کتوں میں مل جانا برداشت کرنا چاہئے۔''

٧. كان علي بن أبي طالب رضی الله عنہ يخاطب الدنيا ويقول: يا دنيا، غري غيري وقد طلقتک ثلاثاً، عمرک قصير، ومجلسک حقير، وخطرک كبير آه آه من قلة الزاد، وبعد السفر ووحشة الطريق.

''حضرت علی رضی الله عنہ دنیا کو مخاطب کر کے فرماتے: اے دنیا! میرے علاوہ کسی اور کو دھوکا دے۔ میں نے تجھے تین طلاقیں دے رکھی ہیں۔ تیری عمر تھوڑی، تیری ہم نشینی حقیر اور تیرا خطرہ بہت بڑا ہے۔ افسوس زادِ راہ قلیل اور سفر زیادہ اور راستہ پرخطر ہے۔''

٨. عن عائشة قالت: مات أبو بكر فما ترک دينارا ولا درهما وكان قد أخذ قبل ذلک ماله فألقاه في بيت المال.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی الله عنہ نے وفات پائی تو کوئی درہم اور دینار وراثت میں نہ چھوڑا، آپ نے اپنی وفات سے قبل اپنا مال لیا اور اسے بیت المال میں جمع کرا دیا۔''

٩. قال أبو هريرة رضی الله عنہ: جلساء الله غدًا أهل الورع والزهد.

''حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنہ نے فرمایا: کل قیامت کے روز اہل ورع و زہد اللہ تعالیٰ کے ہم نشیں ہوں گے۔''

www.MinhajBooks.com

٦: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣٢۔

٧: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣٤۔

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ١٦٦۔

٩: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ١٧/٢۔

١٠. عن أنس رضی اللہ عنہ قال: تقرقر بطن عمر قال: وكان يأكل الزيت عام الرمادة وكان قد حرم عليه السمن قال: فنقر بطنه بإصبعه وقال: تقرقر أنه ليس لک عندنا غيره حتى يحيي الناس.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بھوک کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پیٹ گڑگڑانے لگا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ قحط والے سال آپ تیل کھاتے تھے اور اپنے اوپر گھی حرام کر رکھا تھا، آپ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی انگشت سے اپنے پیٹ کو بجایا اور فرمایا: گڑگڑا، بے شک تمہارے لئے ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی چیز نہیں یہاں تک لوگ پھر سے جی اٹھیں (یعنی قحط دور ہو جائے)۔‘‘

١١. قال عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما: يا ابن آدم، صاحب الدنيا ببدنک وفارقها بقلبک وهمتک.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے ابن آدم! اپنے جسم کے ساتھ دنیا میں رہ اور اسے اپنے دل اور فکر سے جدا کر دے۔‘‘

١٢. قال عبد الله ابن مسعود رضی اللہ عنہ: والله الذي لا إله غيره، ما يضر عبدا يصبح على الإسلام، ويمسي عليه، ما أصابه من الدنيا.

’’حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذاتِ الٰہی کی قسم کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ شخص جو اپنی صبح و شام اسلام پر کرتا ہے اسے یہ چیز نقصان نہیں دیتی کہ اسے دنیا سے کیا ملا؟‘‘

١٣. قال عبدُ اللهِ بنُ المُبارَکِ: إظهارُ الْغِنَى فِي الفَقْرِ أَحْسَنُ مِنَ الْفَقْرِ.

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ١٧٣۔

١١: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣٩۔

١٢: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ١٥٩، وابن المبارك في كتاب الزهد: ١٨٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٣٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٩٤، الرقم: ١٢٥٧۔

١٣: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٧٥

”حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحِمَهُ الله نے فرمایا: فقر کے ہوتے ہوئے مالداری کا اظہار کرنا فقر سے بہتر ہے۔“

١٤. قال سفيان بن سعيد الثوري رَحِمَهُ الله: لو أن عبداً عبد الله تعالى بجميع المأمورات إلا أنه يحب الدنيا إلا نودي عليه يوم القيامة على رؤوس أهل الجمع ألا إن هذا فلان بن فلان قد أحب ما أبغض الله تعالى، فيكاد لحم وجهه يسقط من الخجل.

”حضرت سفیان ثوری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اگر کوئی شخص تمام احکام کی تعمیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے مگر دنیا سے محبت کرے تو قیامت کے دن عرصہ محشر میں موجود تمام کائنات کے سامنے اعلان کیا جائے گا کہ فلاں بن فلاں نے اس چیز سے محبت کی جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ تو قریب ہو گا کہ ندامت کی وجہ سے اس کے چہرے کا گوشت گر پڑے۔“

١٥. قال سفيان الثوري رحمه الله: الزهد في الدنيا هو قصر الأمل ليس بأكل الخشن ولا بلبس الغليظ والعباء.

”حضرت سفیان ثوری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: زہد (دنیا میں بے رغبتی سے مراد) آرزوؤں کو کم کرنا ہے نہ کہ سادہ غذا کھانا اور موٹا لباس پہننا۔“

١٦. قال السري رَحِمَهُ الله: إن الله تعالى سلب الدنيا عن أوليائه وحماها عن أصفيائه، وأخرجها من قلوب وداده، لأنه لم يرضها لهم.

”حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں سے دنیا کو سلب کر رکھا ہے اور اصفیاء سے اسے محفوظ کر رکھا ہے اور اپنے دوستوں کے دلوں سے دنیا کو نکال دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو دنیا دینے میں راضی نہیں۔“

١٤: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٧٤۔

١٥: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٧٥۔

١٦: أخرجه القشيري في الرسالة: ١١٥۔

١٧. قال السري السقطي رَحِمَهُ الله: لا تركن إلى الدنيا فينقطع من الله حبلك، ولا تمش في الأرض مرحا فإنها عن قليل قبرك.

”حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اے انسان دنیا کی طرف توجہ سے تیرا اللہ سے رابطہ منقطع ہو جائے گا۔ اور زمین پر اکڑ کر مت چل کیونکہ آخر یہی تیری کل آرام گاہ بننے والی ہے۔“

١٨. سئل الشبلي عن الزهد، فقال: أن تزهد فيما سوى الله تعالى.

”حضرت شبلی رَحِمَهُ الله سے زہد کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے سوا ہر چیز سے اِعراض کرنے کا نام زہد ہے۔“

١٩. قال الجنيد رَحِمَهُ الله: الزهد خلو القلب عمّا خلت منه اليد.

”حضرت جنید بغدادی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جن چیزوں سے تمہارا ہاتھ خالی ہے ان سے دل کے خالی ہونے کا نام زہد ہے۔“

٢٠. قال إبراهيم بن أدهم رَحِمَهُ الله: إن الحُرَّ الكريمَ يخرج من الدنيا قبل أن يخرج منها.

”حضرت ابراہیم بن ادھم رَحِمَهُ الله نے فرمایا: آزاد شریف انسان، دنیا سے نکلنے سے پہلے دنیا سے نکل چکا ہوتا ہے“

٢١. قال الإمام الشافعي رَحِمَهُ الله: الإكثار في الدنيا إعسار والإعسار فيها إيسار.

www.MinhajBooks.com

١٧: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٢١/١٠۔

١٨: أخرجه القشيري في الرسالة: ١١٧۔

١٩: أخرجه القشيري في الرسالة:١١٦

٢٠: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٢٠

٢١: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٧٩

’’امام شافعی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: دنیا کی کثرت حاصل کرنا تنگی میں پڑنا ہے اور اس میں تنگ رہنا آسانی حاصل کرنا ہے۔‘‘

۲۲. قال سفيان بن عيينة رحمه الله: الزهد في الدنيا هو الصبر وارتقاب الموت.

’’حضرت سفیان بن عیینہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: دنیا میں زہد صبر کرنا اور موت کا انتظار کرنا ہے۔‘‘

۲۳. قال الفضيل بن عياض رَحِمَهُ الله: لا ينبغي لحامل القرآن أن يكون له حاجة عند أحد من الأمراء الأغنياء، إنما ينبغي أن يكون حوائج الخلق إليه هو.

’’حضرت فضیل بن عیاض رَحِمَهُ الله نے فرمایا: حامل قرآن کو نہیں چاہیے کہ حاکموں اور امیروں میں سے کسی کے پاس اس کی حاجت ہو بلکہ یہ چاہیے کہ مخلوق کی حاجتیں اس کے پاس ہوں۔‘‘

۲٤. قال شقيق البلخي رَحِمَهُ الله: الزاهد هو الذي يقيم زهده بفعله، والمتزهد هو الذي يقيم زهده بلسانه.

’’حضرت شقیق بلخی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: زاہد وہ ہے جو کہ اپنے فعل سے اپنا زہد قائم رکھتا ہے جبکہ متزہد (یعنی زہد کا مدعی) وہ ہے جو اپنی زبان سے زہد قائم رکھتا ہے۔‘‘

۲٥. سئل شقيق البلخي رَحِمَهُ الله ما علامة صدق الزاهد؟ فقال: أن يصير يفرح بكل شيء فاته من الدنيا، ويغتم لكل شيء حصل له منها.

’’حضرت شقیق بلخی رَحِمَهُ الله سے پوچھا گیا کہ زاہد کے سچے ہونے کی علامت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دنیا کی ہر اس چیز سے خوش ہونے لگے جو اسے نہیں ملی اور ہر اس چیز سے غمگین ہو جو اسے میسر آئی۔‘‘

www.MinhajBooks.com

۲۲: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۸٦۔

۲۳: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۱۰٤

۲٤: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۱۱٥۔

۲٥: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۱۱٥۔

٢٦. قال محمد بن عليان النسوي رَحِمَهُ الله: الزهد في الدنيا مفتاح الرغبة في الآخرة.

’’حضرت محمد بن علیان نسوی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی آخرت کی طرف رغبت کی کنجی ہے۔‘‘

٢٧. قال الشيخ أحمد الرفاعي رَحِمَهُ الله: إذا صلح القلب صار مهبط الوحي والأسرار، والأنوار، والملائكة، وإذا فسد صار مهبط الظلم، والشياطين، وإذا صلح القلب أخبرک بما وراءک، وأمامک، ونبهک على أمور لم تكن تعلمها بشيء دونه، وإذا فسد حدثک بباطلات يغيب معها الرشد، وينتفي معها السعد.

’’شیخ احمد الرفاعی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: جب دل صحیح ہو جائے تو وحی، اسرار، انوار اور ملائکہ کے نزول کا مقام بن جاتا ہے اور جب خراب ہو جائے ظلم اور شیاطین کی آماجگاہ ہوتا ہے اور جب دل اصلاح پائے تو تجھے تیرے پچھلے اور اگلے امور کی خبر دیتا ہے اور تجھے ایسے امور پر متنبہ کرتا ہے جنہیں تو اس کے علاوہ کسی شے سے معلوم نہیں کرسکتا اور جب فساد میں گرفتار ہو تو تجھے ایسی باطل چیزوں میں ڈالتا ہے جس کے ہوتے ہوئے ہدایت غائب ہو جاتی ہے اور سعادت ختم ہو جاتی ہے۔‘‘

٢٨. قال الشيخ أبو الحسن الشاذلي رَحِمَهُ الله: لا تشم رائحة الولاية، وأنت غير زاهد في الدنيا وأهلها.

’’شیخ ابو الحسن شاذلی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: تو ولایت کی مہک نہیں پائے گا جبکہ تو دنیا اور اہل دنیا سے بے رغبت نہیں ہو جاتا۔‘‘

٢٦: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ١٧٤ ـ

٢٧: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٢٠٨

٢٨: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣٠٢

۲۹. قال يحي بن معاذ الرازي رَحِمَهُ الله: أهلُ المَعرِفَة وَحُش اللهِ في الأرُض، لا يَأنَسُون إلى أحدٍ، والزَّاهِدون غُرَباءُ في الدنيا، والعارفون غُرَباء في الآخرة.

''حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَہُ الله نے فرمایا: اہلِ معرفت دنیا میں اللہ کا خوف ہوتے ہیں وہ کسی کے ساتھ مانوس نہیں ہوتے اور زاہد دنیا میں پردیسی ہوتے ہیں اور عارف آخرت میں پردیسی ہوتے ہیں۔''

۳۰. قال محمد بن عمر الورّاق رَحِمَهُ الله: طوبى للفقيرِ فِي الدنيا والآخرة. فسألوه عنه، فقال: لا يطلب السلطانُ منه في الدنيا الخراج، ولا الجبارُ في الآخرة الحساب.

''حضرت محمد بن عمر وراق رَحِمَہُ الله نے فرمایا: دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں فقیر کے لئے خوشخبری ہے۔ لوگوں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ دنیا میں بادشاہ اس سے خراج نہیں لیتا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اس سے حساب نہیں مانگے گا۔''

۳۱. قال أبو عمر بن نجيد رَحِمَهُ الله: من قدر على إسقاط جاهه عند الخلق سهل عليه الإعراض عن الدنيا وأهليها.

''حضرت ابو عمرو بن نجید رَحِمَہُ الله نے فرمایا: جو شخص مخلوق کے ہاں اپنے جاہ و منصب کو ختم کرنے پر قادر ہوتا ہے اس پر دنیا اور دنیا والوں سے دور رہنا آسان ہو جاتا ہے۔''

۳۲. قال ابن الجلاء رَحِمَهُ الله: الزهد هو النظر إلى الدنيا بعين الزوال لتصغر في عينك، فيسهل عليك الإعراض عنها.

www.MinhajBooks.com

۲۹: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ۱۱۲

۳۰: أخرجه القشيري في الرسالة: ۲۷۹۔

۳۱: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٤٥٦۔

۳۲: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱۱٦۔

”حضرت ابن جلاء رَحِمَهُ اللهُ نے فرمایا: زہد یہ ہے کہ تو دنیا کی طرف دیکھے تو اس طرح دیکھے کہ یہ ایک زوال پذیر چیز ہے تاکہ دنیا تمہاری نگاہ میں حقیر معلوم ہو اور تمہارے لئے اس سے اعراض کرنا آسان ہو جائے۔“

٣٣. قال أبو عثمان رَحِمَهُ اللهُ: إن اللّٰه تعالی يعطي الزاهد فوق ما يريد، ويعطي الراغب دون ما يريد، ويعطي المستقيم موافقة ما يريد.

”حضرت ابوعثمان رَحِمَهُ اللهُ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زاہد کو اس کی خواہش سے زیادہ عطا کرتا ہے اور دنیا میں رغبت رکھنے والے کو اس کی خواہش سے کم دیتا ہے اور قانع شخص کو اسی قدر عطا کرتا ہے جتنا وہ چاہتا ہے۔“

٣٤. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ اللهُ قال: قيل: إن رجلًا أتی إبراهيمَ بن أدهمَ بعشرةِ آلافِ درهمٍ فأبی أن يقبَلها وقال له: تريد أن تَمْحُوَ اسمي من ديوانِ الفقراءِ بعشرةِ آلافِ درهمٍ، لا أفعل.

”امام قشیری رَحِمَهُ اللهُ بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ ایک شخص ابراہیم بن ادھم رَحِمَهُ اللهُ کے پاس دس ہزار درہم لایا مگر آپ نے قبول کرنے سے انکار کیا اور فرمایا: تو دس ہزار درہم دے کر میرا نام فقراء کی فہرست سے مٹانا چاہتا ہے، میں ایسا نہیں کروں گا۔“

٣٥. قال الإمام القشيري رَحِمَهُ اللهُ: الزاهد لا يفرح بموجود في الدنيا، ولا يتأسّف علی مفقود منها.

”امام قشیری رَحِمَهُ اللهُ بیان کرتے ہیں کہ زاہد شخص دنیا کی کسی چیز کے پانے پر خوش نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے کھو جانے پر افسوس کرتا ہے۔“

٣٣: أخرجه القشيري في الرسالة: ١١٧۔

٣٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٧٢

٣٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ١١٦۔

٣٦. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: إذا زهد العبد في الدنيا وكّل الله تعالى به ملكاً يغرس الحكمة في قلبه.

''امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کسی کا قول ہے کہ جب کوئی بندہ دنیا سے اعراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اس کے دل میں حکمت کا پودا لگاتا ہے۔''

٣٧. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: مَنْ أَرَادَ الفَقْرَ لشرفِهِ مَاتَ فقيراً، ومن أَرَادَ الفَقْرَ لئلا يشتغلَ عَنِ اللهِ تعالى مَاتَ غنياً.

''امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ جس نے فقر کا ارادہ فقر کے شرف کی وجہ سے کیا وہ فقیر مرا (اور اسے کچھ حاصل نہ ہوا، کیونکہ وہ لوگوں میں فقیر مشہور ہونا چاہتا تھا۔) اور جس نے فقر کو اس لئے اختیار کیا کہ وہ اللہ کے سوا کسی اور چیز کے ساتھ مشغول نہ ہو تو وہ حالتِ غنا میں فوت ہوا۔''

٣٨. قال أبو عبد الله بن خفيف رَحِمَهُ الله: مَا وَجَبَتْ عليّ زكاةُ الفطرِ أربعين سنةً ولي قبولٌ عظيمٌ بين الخاصِ والعامِ.

''حضرت ابو عبد اللہ بن خفیف رَحِمَهُ الله نے فرمایا: چالیس سال تک مجھ پر صدقہ فطر واجب نہیں ہوا حالانکہ خاص و عام میں میری (جود و سخا کی) بہت مقبولیت ہے۔''

٣٩. قال أبو عثمان رَحِمَهُ الله: أخبرني من رأى عمر رضي الله عنه يرمي الجمرة وعليه إزار مرقوع برقعة من أديم.

''حضرت ابو عثمان رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رمی جمرات (شیطان کو کنکریاں مارنا) کے وقت دیکھا کہ آپ نے ایک ایسا تہبند زیب تن کیا ہوا تھا جس پر چمڑے کے پیوند تھے۔''

٣٦: أخرجه القشيري في الرسالة: ١١٨

٣٧: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٧٦۔

٣٨: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٧٩۔

٣٩: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ١٧٨۔

٤٠. قال أبو واقد الليثي رَحِمَهُ الله تابعنا الأعمال فلم نجد شيئا أبلغ في طلب الآخرة من زهادة في الدنيا.

”ابو واقد لیثی رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ ہم نے مسلسل اعمال کی بجا آوری کی لیکن ہم نے طلبِ آخرت میں دنیا میں بے رغبتی سے بڑھ کر کسی چیز کو نہ پایا۔“

٤١. قال محمد بن كعب القرظي رَحِمَهُ الله: إذا أراد الله بعبده خيراً جعل فيه ثلاث خصال، فقهاً في الدين وزهادة في الدنيا وتبصرة بعيوبه.

”حضرت محمد بن کعب قرظی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اسے تین خصلتوں کے ساتھ نوازتا ہے: (۱) دین کی سمجھ، (۲) دنیا میں بے رغبتی اور (۳) اپنے عیبوں کی پہچان۔“

٤٢. قال حمدون القصار: التواضع أن لا ترى لأحد إلى نفسك حاجة، لا في الدين ولا في الدنيا.

”حضرت حمدون قصار رحمة الله عليه نے فرمایا: تواضع یہ ہے کہ تو کسی کے لئے اپنے ہاں دین و دنیا میں سے کسی ایک کی بھی حاجت نہ پائے۔“

www.MinhajBooks.com

٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ٢٩٤

٤١: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٥٩۔

٤٢: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/٢٤٤۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ التَّقْوَى

﴿تقویٰ کی فضیلت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ (البقرة، ۲: ۲)

’’(یہ) وہ عظیم کتاب ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں، (یہ) پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے ○‘‘

۲. وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (البقرة، ۲: ۱۸۹)

’’اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم (حالتِ احرام میں) گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ بلکہ نیکی تو (ایسی الٹی رسموں کی بجائے) پرہیزگاری اختیار کرنا ہے، اور تم گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ ○‘‘

۳. وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنِ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ ○ (البقرة، ۲: ۱۹۷)

’’اور (آخرت کے) سفر کا سامان کرلو بے شک سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے اور اے عقل والو! میرا تقویٰ اختیار کرو ○‘‘

۴. وَاتَّقُوا اللهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ (البقرة، ۲: ۲۰۳)

’’اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم سب کو اسی کے پاس جمع کیا جائے گا ○‘‘

۵. يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○
(البقرة، ۲: ۲۷۸)

’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ بھی سود میں سے باقی رہ گیا ہے چھوڑ دو اگر تم (صدقِ

دل سے) ایمان رکھتے ہوo‘‘

٦. یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَo

(آل عمران، ٣: ١٠٢)

’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرا کرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہاری موت صرف اسی حال پر آئے کہ تم مسلمان ہوo‘‘

٧. وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ لا اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَo

(آل عمران، ٣: ١٣٣)

’’اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف تیزی سے بڑھو جس کی وسعت میں سب آسمان اور زمین آجاتے ہیں، جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہےo‘‘

٨. هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًی وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَo (آل عمران، ٣: ١٣٨)

’’یہ قرآن لوگوں کے لیے واضح بیان ہے اور ہدایت ہے اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہےo‘‘

٩. وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِo (آل عمران، ٣: ١٨٦)

’’اور اگر تم صبر کرتے رہو اور تقویٰ اختیار کیے رکھو تو یہ بڑی ہمت کے کاموں سے ہےo‘‘

١٠. یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا قف وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَo

(آل عمران، ٣: ٢٠٠)

’’اے ایمان والو! صبر کرو اور ثابت قدمی میں (دشمن سے بھی) زیادہ محنت کرو اور (جہاد کے لیے) خوب مستعد رہو، اور (ہمیشہ) اللہ کا تقویٰ قائم رکھو تاکہ تم کامیاب ہوسکوo‘‘

١١. وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ص وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ص وَاتَّقُوا اللهَ ط اِنَّ اللهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِo

(المائدة، ٥: ٢)

’’اور نیکی اور پرہیزگاری (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم (کے

کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ (نافرمانی کرنے والوں کو) سخت سزا دینے والا ہے o‘‘

١٢. وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ o (المائدة، ٥: ١١)

’’اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے o‘‘

١٣. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ o (المائدة، ٥: ٣٥)

’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس (کے حضور) تک (تقرب اور رسائی کا) وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ o‘‘

١٤. لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ o (المائدة، ٥: ٩٣)

’’ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اس (حرام) میں کوئی گناہ نہیں جو وہ (حکمِ حرمت اترنے سے پہلے) کھا پی چکے ہیں جب کہ وہ (بقیہ معاملات میں) بچتے رہے اور (دیگر اَحکامِ اِلٰہی پر) ایمان لائے اور اَعمالِ صالحہ پر عمل پیرا رہے، پھر (اَحکامِ حرمت کے آ جانے کے بعد بھی ان سب حرام اَشیاء سے) پرہیز کرتے رہے اور (اُن کی حرمت پر صدقِ دل سے) ایمان لائے، پھر صاحبانِ تقویٰ ہوئے اور (بالآخر) صاحبانِ اِحسان (یعنی اللہ کے خاص محبوب و مقرب و نیکوکار بندے) بن گئے، اور اللہ اِحسان والوں سے محبت فرماتا ہے o‘‘

١٥. اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ o (الأعراف، ٧: ٢٠١)

’’بے شک جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی ہے، جب انہیں شیطان کی طرف سے کوئی خیال بھی چھو لیتا ہے (تو وہ اللہ کے امر و نہی اور شیطان کے دجل و عداوت کو) یاد کرنے لگتے ہیں سو اسی

وقت ان کی (بصیرت کی) آنکھیں کھل جاتی ہیں٥‘‘

١٦. اِنَّمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا لَعِبٌ وَّ لَهۡوٌ ؕ وَ اِنۡ تُؤۡمِنُوۡا وَتَتَّقُوۡا يُؤۡتِكُمۡ اُجُوۡرَكُمۡ وَلَا يَسۡئَلۡكُمۡ اَمۡوَالَكُمۡ٥ (محمد، ٤٧: ٣٦)

’’بس دنیا کی زندگی تو محض کھیل اور تماشا ہے، اور اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو وہ تمہیں تمہارے (اعمال پر کامل) ثواب عطا فرمائے گا اور تم سے تمہارے مال طلب نہیں کرے گا٥‘‘

١٧. اِنَّ الَّذِيۡنَ يَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَهُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ لِلتَّقۡوٰى ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ٥ (الحجرات، ٤٩: ٣)

’’بے شک جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کی بارگاہ میں (ادب و نیاز کے باعث) اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے چُن کر خالص کر لیا ہے۔ ان ہی کے لیے بخشش ہے اور اجرِ عظیم ہے٥‘‘

١٨. اِنَّ اَكۡرَمَكُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ خَبِيۡرٌ٥ (الحجرات، ٤٩: ١٣)

’’بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ باعزت وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو، بے شک اللہ خوب جاننے والا خوب خبر رکھنے والا ہے٥‘‘

١٩. فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰى وَ اتَّقٰى٥ وَ صَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰى٥ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلۡيُسۡرٰى٥
(الليل، ٩٢: ٥۔ ٧)

’’پس جس نے (اپنا مال اللہ کی راہ میں) دیا اور پرہیز گاری اختیار کی٥ اور اس نے (اِنفاق و تقویٰ کے ذریعے) اچھائی (یعنی دینِ حق اور آخرت) کی تصدیق کی٥ تو ہم عنقریب اسے آسانی (یعنی رضائے الٰہی) کے لیے سہولت فراہم کر دیں گے٥‘‘

٢٠. وَسَيُجَنَّبُهَا الۡاَتۡقَى٥ الَّذِیۡ يُؤۡتِىۡ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى٥ (الليل، ٩٢: ١٧، ١٨)

’’اور اس (آگ) سے اس بڑے پرہیز گار شخص کو بچا لیا جائے گا٥ جو اپنا مال (اللہ کی راہ میں) دیتا ہے کہ (اپنے جان و مال کی) پاکیزگی حاصل کرے٥‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے معزز کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو سب سے زیادہ متقی ہو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جہنم سے بچو خواہ کھجور کا ایک چھلکا (بطور صدقہ) دے کر۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى ﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾، ۳/۱۲۲٤، الرقم: ۳۱۷۵، وفي كتاب: المناقب، باب: قول الله تعالى ﴿يا أيها الناس إنا خلقناكم من ذكر وأنثى﴾، ۳/۱۲۸۷، الرقم: ۳۳۰۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل، باب: ومن فضائل يوسف عليه السلام، ٤/۱۸٤٦، الرقم: ۲۳۷۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۳٤۷، الرقم: ۳۱۹۱۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/٤۳۱، الرقم: ۹۵٦٤۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: باب: اتقوا النار ولو بشق تمرة، ۲/۵۱۳، الرقم: ۱۳۵۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: الحث على الصدقة ولو بشق تمرة، ۲/۷۰۳، الرقم: ۱۰۱٦، والنسائي في السنن، كتاب: الزكاة، باب: القليل في الصدقة، ۵/۷٤، الرقم: ۲۵۵۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲/۳۵۱، الرقم: ۹۸۰۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۲۵۹، الرقم: ۱۸۳۳۰، والدارمي في السنن، ۱/٤۷۸، الرقم: ۱٦۵۷۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: أفضل الناس مؤمن يجاهد بنفسه وماله في سبيل الله، ۳/۱۰۲٦، الرقم: ۲٦۳٤، والترمذي في السنن، كتاب: —

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ. قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! سب لوگوں میں افضل کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد کرے، لوگ پھر عرض گزار ہوئے: اس کے بعد کون افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کسی پہاڑ کی گھاٹی میں سکونت پذیر ہو اور لوگوں کو اپنے ضرر سے محفوظ رکھے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَبُوْيَعْلَى، وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی ہو، مستغنی ہو اور گوشہ نشین ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ابو یعلی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

.... فضائل الجهاد، باب: ما جاء أي الناس أفضل، ٤/١٨٦، الرقم: ١٦٦٠، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: فضل من يجاهد في سبيل الله بنفسه وماله، ٦/١١، الرقم: ٣١٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦، الرقم: ١١١٤١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١٥٩، الرقم: ١٨٢٧٧۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، ٤/٢٢٧٧، الرقم: ٢٩٦٥، وأبو يعلى في المسند، ٢/٨٥، الرقم: ٧٣٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٩٧، الرقم: ١٠٣٧٠، والدورقي في مسند السعد، ١/٤٩، الرقم: ١٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٩٥، الرقم: ٤١٣٧۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الدعاء والتوبة والاستغفار، باب: التعوذ من عمل ومن شر ما لم يعمل، ٤/٢٠٨٧، الرقم: ٢٧٢١، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ٧٣، ٥/٥٢٢، الرقم: ٣٤٨٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: الدعاء، باب: دعاء رسول ــــ

اَلْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: اتَّقُوا اللهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: اپنے رب اللہ سے ڈرو، پانچ نمازیں پڑھو، رمضان شریف کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ دو، اپنے امراء کا حکم مانو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ: أَوْصِنِي فَقَالَ: سَأَلْتَ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مِنْ قَبْلِكَ. أُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ شَيْءٍ. وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْإِسْلَامِ وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللهِ وَتِلَاوَةِ

.... اللّٰه ﷺ، ٢/١٢٦٠، الرقم: ٣٨٣٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٤، الرقم: ٢٩١٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤١٦، الرقم: ٣٩٥٠۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، أبواب: الجمعة، باب: ٤٣٤، ٢/٥١٦، الرقم: ٦١٦، وابن عبد البر في جامع العلوم والحكم، ١/٢٦٢، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/١٥، الرقم: ٤٠، والنووي في رياض الصالحين: ٣٤۔

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٨٢، الرقم: ١١٧٩١، والطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٥٦، الرقم: ٩٤٩، وابن المبارك في الزهد، ١/٢٨٩، الرقم: ٨٤٠، وابن عبد البر في جامع العلوم والحكم، ١/١٦٠۔

الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ رَوْحُکَ فِي السَّمَاءِ وَذِکْرُکَ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان کے پاس آکر کہا: مجھے وصیت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: تو نے مجھ سے اس چیز کا سوال کیا جس کے بارے میں میں نے تجھ سے پہلے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تھا۔ میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ تقوی ہر چیز کی چوٹی ہے۔ اور تجھ پر جہاد لازم ہے کیونکہ یہ اسلام کی رہبانیت ہے، اور تجھ پر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور تلاوتِ قرآن لازم ہے کیونکہ یہ آسمان میں تیری روح اور زمین پر تیرا ذکر ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ: عَلَيْکَ بِتَقْوَى اللهِ وَالتَّکْبِيْرِ عَلَى کُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه. وَ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تقویٰ اختیار کرو اور ہر بلندی پر تکبیر کہو۔ جب وہ شخص واپس جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’اے اللہ! اس کی دوری کو مختصر کر دے اور اس کے لیے سفر کو آسان فرما دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٩. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي

٨: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الدعوات، باب: ٤٦، ٥/٥٠٠، الرقم: ٣٤٤٥، وابن ماجه في السنن، کتاب: الجهاد، باب: فضل الحرس والکبير في سبيل الله، ٢/٩٢٦، الرقم: ٢٧٧١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٣٤، الرقم: ٣٣٦٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٢٥، الرقم: ٨٢٩٣، وابن حبان في الصحيح، ٦/٤١٠، الرقم: ٢٦٩٢۔

٩: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الدعوات، باب: ٤٥، ٥/٥٠٠، الرقم: ٣٤٤٤، —

أُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي قَالَ: زَوَّدَکَ اللهُ التَّقْوَى. قَالَ: زِدْنِي. قَالَ: وَغَفَرَ ذَنْبَکَ قَالَ: زِدْنِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: وَيَسَّرَ لَکَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے زاد راہ عنایت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زاد راہ عطا فرمائے۔ اس نے عرض کیا: حضور! زیادہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیرے گناہ بخشے۔ اس نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور زیادہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بھلائی کو آسان کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰. عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوَى.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرافت مال (سے) ہے اور عزت تقویٰ (سے) ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.... والدارمي في السنن، ۲/۳۷۲، الرقم: ۲۶۷۱، والحاكم في المستدرك، ۲/۱۰۷، الرقم: ۲۴۷۷۔

۱۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة الحجرات، ۵/۳۹۰، الرقم: ۳۲۷۱، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الورع والتقوى، ۲/۱۴۱۰، الرقم: ۴۲۱۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۰، الرقم: ۲۰۱۱۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۷/۲۱۹، الرقم: ۶۹۱۲، ۶۹۱۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/۱۳۵، الرقم: ۱۳۵۵۴۔

١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ فَقَالَ: تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ. وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ فَقَالَ: اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سے اعمال ہیں جو لوگوں کو بکثرت جنت میں لے جائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا خوف (تقویٰ) اور اچھے اخلاق۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُن چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا جو زیادہ لوگوں کو جہنم میں لے جانے کا باعث ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منہ (زبان) اور شرمگاہ۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، اور احمد نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٢. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: اتَّقِ اللهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو گناہ کے بعد نیکی کرو وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آو۔“

١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة، باب: ما جاء في حسن الخلق، ٤/٣٦٣، الرقم: ٢٠٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٢، الرقم: ٩٦٩٤، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٢٤، الرقم: ٤٧٦، والطيالسي في المسند، ١/٣٢٤، الرقم: ٢٤٧٤، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/١٣٧، الرقم: ١٠٥٠۔

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة، باب: ما جاء في معاشرة الناس، حسن الخلق، ٤/٣٥٥، الرقم: ١٩٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٥٣، الرقم: ٢١٣٩٢، والدارمي في السنن، ٢/٤١٥، الرقم: ٢٧٩١، والطبراني عن معاذ في المعجم الكبير، ٢٠/١٤٥، الرقم: ٢٩٧، ٢٩٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٢٤٥، الرقم: ٨٠٢٦۔

www.MinhajBooks.com

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه رَفَعَهُ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ: اتَّقِ اللهَ فِيْنَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِکَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب انسان صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء جھک کر زبان سے کہتے ہیں: ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کیونکہ ہم تجھ سے متعلق ہیں اگر تو سیدھی رہے گی ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی ہم بھی ٹیڑھے ہوجائیں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۴. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تدبیر سے بڑھ کر عقل مندی نہیں۔ معاصی سے اجتناب کرنے سے بڑھ کر کوئی تقویٰ نہیں۔ حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی حسب نسب نہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في حفظ اللسان، ٤/٦٠٥، الرقم: ٢٤٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٩٥، الرقم: ١١٩٢٧، وأبو يعلى في المسند، ٢/٤٠٣، الرقم: ١١٨٥، والطيالسي في المسند، ١/٢٩٣، الرقم: ٢٢٠٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٠٢، الرقم: ٩٧٩۔

۱۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الورع والتقوى، ٢/١٤١٠، الرقم: ٤٢١٨، وابن حبان في الصحيح، ٢/٧٦، الرقم: ٣٦١، وأبونعيم في حلية الأولياء، ١/١٦٧، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٣٩، الرقم: ٨٣٧، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٢، الرقم: ٩٤۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

١٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: الإِسْلَامُ عَلَانِيَةٌ، وَالْإِيْمَانُ فِي الْقَلْبِ ثُمَّ يُشِيْرُ إِلَى صَدْرِهِ وَيَقُوْلُ: التَّقْوَى هَاهُنَا التَّقْوَى هَاهُنَا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ، وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت انس بن مالک رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: اسلام ظاہری اعمال کا نام ہے، جبکہ ایمان دل میں ہوتا ہے، پھر آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے اپنے سینۂ اقدس کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا: تقویٰ یہاں ہے، تقوی یہاں ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم لَيُصِيْبُ التَّمْرَةَ فَيَقُوْلُ: لَوْلَا أَنِّي أَخْشَى أَنَّهَا مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت انس رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم (کبھی راہ پر اور کبھی بستر پر پڑی) کھجور پاتے تو فرماتے: اگر یہ اندیشہ اور خطرہ نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہوگی تو میں ضرور اس کو کھا لیتا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٧. عَنْ دُرَّةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَتْقَى النَّاسِ لِلّٰهِ عزوجل قَالَ: آمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَأَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت درہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سے سب

١٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١٥٩/٦، الرقم: ٣٠٣١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٣٤/٣، الرقم: ١٢٤٠٤، وأبو يعلى في المسند، ٣٠١/٥، الرقم: ٢٩٢٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١١٥/١، الرقم: ٣٩٣، وابن عبد البر في جامع العلوم والحكم، ٢٩/١۔

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٨٤، الرقم: ١٢٩٣٦، والشوكاني في نيل الأوطار، ٣٢٣/٥، وابن الجوزى في الوفا بأحوال المصطفى صلی الله علیه وآله وسلم: ٥٥٢۔

١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ٣٠٦۔

سے زیادہ صاحب تقویٰ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو ان سب سے بڑھ کر نیکی کا حکم دینے والا، برائی سے روکنے والا اور صلہ رحمی کرنے والا ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۸.   عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْوَرَعُ سَيِّدُ الْعَمَلِ.

رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تقویٰ عمل کا سردار ہے۔'' اس حدیث کو امام حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۹.   عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَضْلُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنَ الْعِبَادَةِ وَمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علم کی فضیلت عبادت سے زیادہ ہے اور دین کی اصل تقویٰ ہے۔''

۲۰.   عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَتْلُوْ عَلَيَّ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ [الطلاق، ۶۵: ۲، ۳]. **فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا وَيُعِيْدُهَا عَلَيَّ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.**

''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مجھے بار بار قرآن کی درج ذیل آیت سنایا کرتے: ﴿اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے (دنیا و آخرت کے رنج و غم سے) نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتا ہے ۝ اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا﴾۔'' اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۸: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۱/۲۸۱، والديلمي في مسند الشهاب، ۴/۴۳۷، الرقم: ۷۲۷۱، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۵/۳۹۵۔

۱۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/۳۸، الرقم: ۱۰۹۶۹، والقضاعي في مسند الشهاب، ۱/۵۹، الرقم: ۴۰، والهيثمي في مسند الحارث، ۱/۳۲۱۔

۲۰: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۱۶۶۔

اَلآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قَالَ سَيِّدُنَا عَلِيٌّ رضي الله عنه: التَّقْوَى غايَةٌ لا يَهلِکُ مَنِ اتَّبَعَهَا، وَلا يَندَمُ مَنْ عَمِلَ بِهَا: لأَنّ بِالتَّقوَى فَازَ الفَائزُوْنَ، وَبِالْمَعْصِيَةِ خَسِرَ الْخَاسِرُوْنَ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تقویٰ ایک ایسی چیز ہے کہ اس کی اتباع کرنے والا شخص ہلاک نہیں ہوتا اور نہ ہی اس پر عمل کرنے والا نادم ہوتا ہے۔ کیوں کہ تقویٰ ہی کے ذریعے کامیاب لوگوں نے کامیابی حاصل کی اور معصیت کے ذریعے خسارہ اٹھانے والوں نے خسارہ اٹھایا۔“

٢. قال سيدنا عليٌّ رضي الله عنه: التُّقى رئيسُ الأخلاقِ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تقویٰ اخلاق کا سردار ہے۔“

٣. قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه: سادة الناس في الدنيا الأسخياء، وسادة الناس في الآخرة الأتقياء.

”امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا میں لوگوں کے سردار سخی ہوتے ہیں اور آخرت میں لوگوں کے سردار متقی ہوں گے۔“

٤. عن عائشة رضي الله عنها قالت: إن أبا بكر رضي الله عنه حين حضرته الوفاة قال لعائشة: إني لا أعلم في آل أبي بكر من هذا المال شيء إلا هذه اللقحة وهذا الغلام الصقيل كان يعمل سيوف المسلمين ويخدمنا فإذا مت فادفعيه إلى عمر رضي الله عنه فلما بعثت به إلى عمر قال: يرحم أبا بكر لقد أتعب من بعده.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب قریبِ مرگ تھے تو آپ نے

١: أخرجه الهندي في كنز العمال، ١٦/١٨٨، الرقم: ٤٤٢١٦۔

٢: أخرجه الشريف الرضي في نهج البلاغة: ٧٥٢، الرقم: ٣٩٥۔

٣: القشيري في الرسالة: ١٠٧۔

٤: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ١٦٤۔

حضرت عائشہ کو فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ آلِ ابی بکر کا اس مال میں کوئی حصہ ہو سوائے اس اونٹنی اور صیقل کرنے والے غلام کے جو مسلمانوں کی تلواریں تیار کرتا تھا اور ہماری خدمت بجا لاتا تھا، پس جب میں فوت ہو جاؤں، تو یہ مال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دینا۔ پس جب آپ رضی اللہ عنہا نے وہ مال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھجوایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت ابو بکر پر رحم فرمائے، انہوں نے اپنے بعد آنے والوں کو آزمائش میں ڈال دیا۔‘‘

۵. قال أبو عبيدة بن الجراح رضی اللہ عنہ: ما من الناس من أحمر ولا أسود، حر ولا عبد، عجمي ولا فصيح، أعلم أنه أفضل مني بتقوى إلا أحببت أن أكون في مسلاخه.

’’حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی گورا ہو یا کالا، آزاد ہو یا غلام، عربی ہو یا عجمی جس کے متعلق مجھے علم ہو کہ وہ تقویٰ میں مجھ سے زیادہ ہونے کی وجہ سے افضل ہے تو میری یہ خواہش ہو گی کہ میں اس جیسا ہوتا۔‘‘

٦. قال أبو الدرداء رضی اللہ عنہ: تمام التقوى أن يتقي الله العبد حتى يتقيه في مثقال ذرة، حتى يترك بعض ما يرى أنه حلال، خشية أن يكون حراما.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تقویٰ کا کمال یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے یہاں تک کہ ایک رائی کے برابر برے عمل میں بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرے یہاں تک بعض حلال چیزوں کو بھی اس ڈر سے چھوڑ دے مبادا وہ حرام ہوں۔‘‘

۷. قال بعض الصحابة: كنا ندع سبعين بابًا من الحلال مخافة أن نقع في باب من الحرام.

۵: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۱۰۱۔

٦: أخرجه ابن المبارك في الزهد: ۴۵۲، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۷/۱۶۱، والبيهقي في الزهد الكبير، ۲/۳۲۴، الرقم: ۸۷۰۔

۷: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ۲/۱۷۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

’’بعض صحابہ نے فرمایا: ہم حلال کے ستر باب اس خوف سے چھوڑ دیتے تھے کہ مبادا حرام کے کسی ایک باب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔‘‘

٨. عن أبي عبد اللہ يعني الجسري أن رجلا انطلق إلى أبي الدرداء فسلّم عليه فقال: أوصني فإني غاز فقال له: اتق اللہ كأنک تراه حتى تلقاه وعد نفسک في الأموات ولا تعدها في الأحياء وإياک ودعوة المظلوم.

’’حضرت عبد اللہ جسری بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، انہیں سلام کیا اور عرض کیا: مجھے کوئی وصیت فرمائیں کیونکہ میں غزوہ کے لیے جا رہا ہوں: آپ نے اسے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے یوں ڈرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو یہاں تک کہ تم اس سے جا ملو، اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو اور زندوں میں شمار نہ کرو، اور مظلوم کی بدعا سے بچتے رہو۔‘‘

٩. قال عامر بن عبد قيس رَحِمَهُ الله: آية في كتاب اللہ أحب إلي من الدنيا جمعا أن أعطاها، وجعلني اللہ من المتقين.

’’حضرت عامر بن عبد قیس رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ کتاب اللہ کی ایک آیت مجھے اس چیز سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ مجھے تمام دنیا عطا کر دی جائے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اہل تقویٰ میں سے بنائے۔‘‘

١٠. عن عبد اللہ بن عامر رَحِمَهُ الله قال: رأيت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ أخذ تبنة من الأرض فقال: ليتني هذه التبنة، ليتني لم أک شيئا، ليت أمي لم تلدني، ليتني كنت نسيا منسيا.

’’عبد اللہ بن عامر رَحِمَهُ الله کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے زمین سے تنکا اٹھا کر کہا: اے کاش میں یہ تنکا ہوتا۔ اے کاش میں پیدا نہ کیا جاتا، اے کاش میری ماں مجھے جنم ہی نہ دیتی۔ اے کاش میں کچھ نہ ہوتا، اے کاش میں بھلا دیا گیا ہوتا۔‘‘

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ٢٠٧۔

٩: أخرجه ابن المبارك في الزهد: ٤٥٢۔

١٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٩٨، الرقم: ٣٤٤٨٠۔

١١. قال حاتم بن علوان الأصم رحمه الله: من ادعى ثلاثاً بغير ثلاث فهو كذاب، من ادعى خشية الله تعالى من غير ورع عن محارمه فهو كذاب، ومن ادعى حب الجنة من غير إنفاق ماله في طاعة الله فهو كذاب، ومن ادعى محبة النبي ﷺ من غير محبة الفقر فهو كذاب.

”حضرت حاتم بن علوان الأصم رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس نے تین چیزوں کے بغیر تین چیزوں کا دعویٰ کیا ہے وہ کذاب ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کئے بغیر خوفِ خدا کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے۔ جس نے اپنا مال اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں خرچ کئے بغیر جنت کی محبت کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے اور جس نے فقر سے محبت کئے بغیر حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے۔“

١٢. قال ابن المبارك الصوري رَحِمَهُ الله: اتق الله تقوى لا تطلع نفسك على تقوى الله تجد به غيرك وتسلط الآفة على قلبك.

”ابن المبارک الصوری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کہ تم اپنے نفس کو بھی اللہ کے تقویٰ پر مطلع نہ کرو کہیں تمہارے دل پر آفت نہ آ پڑے۔“

١٣. قال النصر آباذي رَحِمَهُ الله: التقوى أن يتقي العبد ما سواه تعالى.

”شیخ نصر آبادی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: تقویٰ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز سے بچے۔“

١٤. قال أبو بكر محمد الروذباري رَحِمَهُ الله: التقوى مجانبة ما يبعدك عن الله تعالى.

”شیخ ابوعبد اللہ روذباری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: تقویٰ یہ ہے کہ تو ان تمام چیزوں سے اجتناب کرے

١١: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/٧٥۔

١٢: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/٢٩٨۔

١٣: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٠٥۔

١٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٠٦۔

جو تجھے اللہ تعالیٰ سے دور رکھیں۔‘‘

١٥. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: أَقلُّ ما يَلْزَمُ الفقيرُ فِي فقرِه أَربعةَ أشياءَ: علمٌ يسوسه، وورعٌ يحجزه، ويقينٌ يحمله، وذكرٌ يؤنسه.

’’امام قشیری رَحِمَہُ اللہ بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ فقیر کے لئے فقر میں کم از کم چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے: ۱۔علم جو اس کی تدبیر کرے، ۲۔ پرہیز گاری جو اسے برے کاموں سے روکے، ۳۔ یقین جو اسے عمل کرنے پر اکسائے۔ ۴۔ ذکر جس سے اسے اُنس محسوس ہو۔‘‘

١٦. قال أبو عثمان رَحِمَهُ الله: صدق الخوف هو الورع عن الآثام ظاهراً وباطناً.

’’حضرت ابو عثمان رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: سچا خوف یہ ہے کہ ظاہری اور باطنی طور پر گناہوں سے پرہیز کیا جائے۔‘‘

١٧. قال الجريري رَحِمَهُ الله: من لم يحكّم بينه وبين الله التقوى والمراقبة لم يصل إلى الكشف والمشاهدة.

’’امام جریری رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: جس شخص کے اور اللہ کے درمیان تقویٰ اور مراقبہ مؤثر نہیں وہ شخص کشف اور مشاہدہ تک نہیں پہنچ سکتا۔‘‘

www.MinhajBooks.com

١٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٧٦۔

١٦: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٢٧۔

١٧: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٠٥۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ ذِکْرِ الْمَوْتِ وَالْآخِرَةِ

﴿موت و آخرت یاد کرنے کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ط وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○

(آل عمران، ۳: ۱۸۵)

’’ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے، اور تمہارے اجر پورے کے پورے تو قیامت کے دن ہی دیئے جائیں گے، پس جو کوئی دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ واقعتًا کامیاب ہو گیا، اور دنیا کی زندگی دھوکے کے مال کے سوا کچھ بھی نہیں○‘‘

۲. وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ط وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ م بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ط اِنَّ اللهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○

(لقمان، ۳۱: ۳٤)

’’اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا (عمل) کمائے گا اور نہ کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ کِس سرزمین پر مرے گا بے شک اللہ خوب جاننے والا ہے (یعنی علیم بالذات ہے اور خبیر للغیر ہے، از خود ہر شے کا علم رکھتا ہے اور جسے پسند فرمائے اسے باخبر بھی کر دیتا ہے)○‘‘

۳. فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ○ (النحل، ۱۶: ۶۱)

’’پھر جب ان کا مقرر وقت آ پہنچتا ہے تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے ہو سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں○‘‘

٤. وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ وَ لَنْ يُّؤَخِّرَ اللهُ نَفْسًا

اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ط وَاللهُ خَبِيْرٌ م بِمَا تَعْمَلُوْنَ o (المنافقون، ٦٤: ١٠، ١١)

”اور تم اس (مال) میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو قبل اِس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے پھر وہ کہنے لگے: اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کی مہلت اور کیوں نہ دے دی کہ میں صدقہ و خیرات کر لیتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا o اور اللہ ہرگز کسی شخص کو مہلت نہیں دیتا جب اس کی موت کا وقت آ جاتا ہے، اور اللہ اُن کاموں سے خوب آگاہ ہے جو تم کرتے ہو o“

٥. حَتّٰی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ o لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ کَلَّا ط اِنَّهَا کَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ط وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ o

(المؤمنون، ٢٣: ٩٩، ١٠٠)

”یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آ جائے گی (تو) وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے (دنیا میں) واپس بھیج دے o تاکہ میں اس (دنیا) میں کچھ نیک عمل کر لوں جسے میں چھوڑ آیا ہوں۔ ہرگز نہیں، یہ وہ بات ہے جسے وہ (بطورِ حسرت) کہہ رہا ہوگا، اور ان کے آگے اس دن تک ایک پردہ (حائل) ہے (جس دن) وہ (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے o“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات پسند فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، ٢٣٨٧/٥، الرقم: ٦١٤٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه، ٢٠٦٦/٤، ٢٠٦٧، الرقم: ٢٦٨٤، ٢٦٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٠٧/٦، الرقم: ٢٥٧٦٩، ٢٣٦/٦، الرقم: ٢٦٠٣١۔

ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند فرماتا ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: قَالَ: قَالَ اللهُ إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے): جب بندہ میری ملاقات کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ میری ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہوں۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ: ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ، فَكُوْنُوْا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ، وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ، وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٌ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا پیٹھ پھیر کر چلی جانے والی اور آخرت پیش آنے والی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں، مگر تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بن جانا کیونکہ آج عمل ہے حساب نہیں، لیکن کل حساب ہوگا اور عمل نہیں۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يريدون أن يبدلوا كلام الله، ٦/٢٧٢٥، الرقم: ٧٠٦٥، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: فيمن أحب لقاء الله، ٤/١٠، الرقم: ١٨٣٥، ومالك في الموطأ، ١/٢٤٠، الرقم: ٥٦٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٨، الرقم: ٩٤٠٠، وابن حبان في الصحيح، ٢/٨٤، الرقم: ٣٦٣۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: فِي الأمل وطُوله، ٥/٢٣٥٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٠٠، الرقم: ٣٤٤٩٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٦٩، الرقم: ١٠٦١٤۔

٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ (كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ) يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيْعِ، فَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَأَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ، غَداً مُؤَجَّلُوْنَ، وإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ. اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (کی جب میرے ہاں باری ہوتی تو آپ ﷺ) رات کے آخری پہر بقیع (قبرستان) میں تشریف لے جاتے اور (اہلِ قبرستان سے) فرماتے: اے مومنوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو، جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ تمہارے پاس آ گئی، اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقد (اہلِ مدینہ کا قبرستان) والوں کی مغفرت فرما۔‘‘ اسے امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لذتوں کو ختم کرنے والی چیز یعنی موت کو زیادہ یاد کیا کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ٢/٦٦٩، الرقم: ٩٧٤، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: الأمر بالاستغفار للمؤمنين، ٤/٩٣، الرقم: ٢٠٣٩، وأبو يعلى في المسند، ٨/١٩٩، الرقم: ٤٧٥٨، وابن حبان في الصحيح، ٧/٤٤٤، الرقم: ٣١٧٢۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد باب: ما جاء في ذكر الموت، ٤/٥٥٣، الرقم: ٢٣٠٧، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: كثرة ذكر الموت، ٤/٤، الرقم: ١٩٨٢٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الاستعداد له، ٢/١٤٢٢، الرقم: ٤٢٥٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٧٨، الرقم: ٣٤٣٢٧۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

حدیث حسن صحیح ہے۔

٦. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، اذْكُرُوا اللهَ، اذْكُرُوا اللهَ، جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رات کا تہائی حصہ گزر جاتا تو حضور نبی اکرم ﷺ اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو (قیامت کا) پہلا نفخہ آ چکا، دوسرا نفخہ اس کے تابع ہوگا، موت اپنی ہولناکیوں سمیت آ پہنچی، موت اپنی سختیوں سمیت آ چکی۔‘‘

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ، يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے قبرستان سے گزرے تو قبروں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے اہلِ قبور! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے پہنچے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔‘‘

اسے امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة الْقيامة والرّقائق والورعِ، باب: ٢٣، الرقم: ٢٤٥٧، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٥٧، الرقم: ٣٥٧٨، وعبد بن حميد في المسند، ١/٨٩، الرقم: ١٧٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٢٧٢، الرقم: ٨١٦٠۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما يقول الرجل إذا دخل المقابر، ٢/٣٥٧، الرقم: ١٠٥٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٠٧، الرقم: ١٢٦١٣۔

٨. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْهَا، فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا، وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا، اب زیارت کیا کرو کیونکہ یہ دنیا میں زاہد بناتی ہے (دنیا کی دولت سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے) اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔“

اسے امام ابن ماجہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، قَالَ: فَأَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَكْيَسُ؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا أُوْلَئِكَ الْأَكْيَاسُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا کہ انصار میں سے ایک آدمی حاضرِ بارگاہ ہوا اور اس نے بارگاہِ نبوی میں سلام پیش کیا۔ پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا مومن افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تم میں سے اخلاق کے اعتبار سے بہتر ہے۔ پھر عرض کیا گیا کہ کون سا مومن عقلمند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو ان میں سے سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا ہے اور اس کے بعد کے لئے اچھی تیاری کرنے والا ہے وہی عقلمند ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في زيارة القبور، ١/٥٠١، الرقم: ١٥٧١، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٥٧٢، الرقم: ٦٧١٤، والحاكم في المستدرك، ١/٥٣١، الرقم: ١٣٨٧، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٦١، الرقم: ٩٨١۔

٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الموت والاستعداد له، ٢/١٤٢٣، الرقم: ٤٢٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٦١، الرقم: ٤٦٧١، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٨٣، الرقم: ٨٦٢٣، وابن المبارك في كتاب الزهد: ١١٤۔

١٠. عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ: الْمَوْتَ، وَالْمَوْتُ خَيْرٌ مِنَ الْفِتْنَةِ، وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ، وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت محمود بن لبید رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو چیزوں کو آدم کا بیٹا برا سمجھتا ہے (ایک) موت کو جب کہ موت اس کے لئے آزمائش سے بہتر ہے اور کم مال و دولت کو جب کہ کم مال و دولت کا حساب بھی کم ہوگا۔‘‘

اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے، اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١١. عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَمِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى مَكَّةَ وَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا قَامَ شَطْرَ اللَّيْلِ وَيُرَتِّلُ الْقُرْآنَ يَقْرَأُ حَرْفًا حَرْفًا وَيُكْثِرُ فِي ذَالِكَ مِنَ النَّشِيْجِ وَالنَّحِيْبِ وَيَقْرَأُ: ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ﴾ [ق، ٥٠: ١٩]. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ اور پھر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک حضرت عبد الله بن عباس رضی الله عنہما کی صحبت اختیار کی اور آپ دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے اور جب کسی جگہ رک کر قیام کرتے تو آدھی رات کو بیدار ہوتے اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن پاک کی تلاوت فرماتے، ایک ایک حرف کو پڑھتے اور اس میں آہ و بکاء کرتے اور خوب روتے (یہاں تک کہ آپ کی ہچکی بندھ جاتی) اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے: ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ

١٠: أخرجه أحمد في المسند، ٥/٤٢٧، الرقم: ٢٣٦٧٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٧٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٣٢١۔

١١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٤٤، الرقم: ٣٥٧٢٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٦٥، الرقم: ٢٠٦١، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٩٥٠، الرقم: ١٨٤٠، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/٣٤٢، ٣٥٢، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٧٥٥۔

تَحِيدُ﴾ ’’اور موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ آ پہنچی۔ (اے انسان!) یہی وہ چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، احمد بن حنبل اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْيَسُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَكْثَرُهُمْ ذِكْرًا وَأَحْسَنُهُمْ لِلْمَوْتِ اسْتِعْدَادًا أُوْلَئِكَ الْأَكْيَاسُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جملہ مومنین سے عقلمند وہ ہے جو ان میں سے سب زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا اور اچھے طریقے سے موت کی تیاری کرنے والا ہے اور اسی طرح کے لوگ (جن میں یہ دو صفات پائی جائیں) ہی عقلمند ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ بیہقی کے ہیں۔

۱۳. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا طَرَفَتْ عَيْنَايَ إِلَّا ظَنَنْتُ أَنَّ شَفْرَيَّ لَا يَلْتَقِيَانِ حَتَّى أُقْبَضَ وَلَا رَفَعْتُ طَرْفِيَّ فَظَنَنْتُ أَنِّي وَاضِعُهُ حَتَّى أُقْبَضَ وَلَا لَقَمْتُ لُقْمَةً فَظَنَنْتُ أَنِّي لَا أَسِيْغُهَا حَتَّى أَغَصَّ بِهَا مِنَ الْمَوْتِ. ثُمَّ قَالَ: يَا بَنِي آدَمَ، إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ فَعُدُّوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ الْمَوْتَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَآتٍ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اس

۱۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الموت والاستعداد له، ۱۴۲۳/۲، الرقم: ۴۲۵۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۵۱/۷، الرقم: ۱۰۵۴۹، وفي كتاب الزهد الكبير، ۱۹۰/۲، الرقم: ۴۵۶، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳۱۳/۱۔

۱۳: أخرجه الطبراني في مسند الشاميين، ۳۶۵/۲، الرقم: ۱۵۰۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۵۵/۷، الرقم: ۱۰۵۶۴، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۹۱/۶، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۷۵/۸، وابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ۵۵۲۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب بھی میں آنکھ جھپکتا ہوں تو مجھے یہ گمان ہوتا ہے کہ کہیں پلکیں اکٹھی ہونے سے پہلے ہی میری جان قبض نہ کر لی جائے اور میں جب بھی کسی چیز کی طرف نگاہ اٹھاتا ہوں تو مجھے گمان گزرتا ہے کہ نگاہ نیچی کرنے سے پہلے میری جان قبض کر لی جائے گی اور میں جب بھی کوئی لقمہ منہ میں ڈالتا ہوں تو مجھے یہ اندیشہ لاحق ہوتا ہے کہ اسے پیٹ تک نہیں پہنچا سکوں گا اور اس سے نفع اندوز نہیں ہو سکوں گا بلکہ عین ممکن ہے کہ یہی لقمہ گلے میں اٹک جائے اور موجب موت بن جائے (یعنی ہر وقت اور ہر لحظہ موت سر پر کھڑی محسوس ہوتی تھی اور کسی لمحہ اس سے غافل نہیں ہوتے تھے) پھر فرمایا: اے بنی آدم! اگر تم عقل رکھتے ہو تو اپنے کو اموات میں شمار کرو۔ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جس (موت، قیامت اور عذاب و ثواب) کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے وہ لامحالہ آنے والا ہے اور تم اللہ تعالیٰ کو اور اس کے ملائکہ کو عاجز کر دینے والے نہیں ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۴. عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُوْشِكُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمُ الْأُمَمُ مِنْ كُلِّ أُفُقٍ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ عَلَى قَصْعَتِهَا قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَمِنْ قِلَّةٍ بِنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ: أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلَكِنْ تَكُوْنُوْنَ غُثَاءً كَغُثَاءِ السَّيْلِ يَنْتَزِعُ الْمَهَابَةَ مِنْ قُلُوْبِ عَدُوِّكُمْ وَيَجْعَلُ فِي قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ: قُلْنَا: وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: حُبُّ الْحَيَاةِ وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ثوبان خادم رسول اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! عنقریب چاروں طرف سے لوگ تم پر اقوامِ عالم کو دعوت دیں گے۔ جس طرح کھانے پر لوگ ایک دوسرے کو دعوت دیتے ہیں۔ صحابہ ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہماری قلت کی وجہ سے ایسا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہاری تعداد زیادہ ہو گی لیکن سیلاب کے خس و خاشاک کی طرح تم بے اہمیت ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے قلب سے تمہارا رعب ختم کر دے گا۔ اور تمہارے قلوب میں دنیا کی محبت اور موت سے نفرت پیدا کرے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٧٨، الرقم: ٢٢٤٥٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/ ١٨٢۔

١٥. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللهِ ﷯.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ابْنُ مَاجَه. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت شداد بن اوس ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عقل مند شخص وہ ہے جو اپنے نفس کو حقیر جانے اور آخرت کے لئے عمل کرے، اور عاجز وہ شخص ہے جو خواہشِ نفس کی پیروی کرے اور اللہ ﷯ پر تمنا لگائے رکھے۔‘‘

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال أبو بكر الصديق ﷛ فِي خطبته: أَيْنَ الوضآء، الحسنة وجوههم، المعجبون بشبابهم؟ أين الملوك الذين بنوا المدائن وحصنوها بالحيطان؟ أين الذين كانوا يعطون الغلبة في مواطن الحرب؟ قد تضعضع بهم الدهر، فأصبحوا في ظلمات القبور، الوحا الوحا، النجاء النجاء.

’’حضرت ابو بکر صدیق ﷛ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: کہاں ہیں خوبصورت چہروں والے جو اپنی جوانیوں پر ناز کرتے تھے؟ کہاں ہیں وہ بادشاہ، جنہوں نے شہر بنائے اور ان کے گرد فصیلوں کے ساتھ قلعے تعمیر کئے؟ کہاں ہیں وہ فاتحین، جنگوں میں کامیابی جن کے قدم چومتی تھی؟ زمانے نے ان کا نام و نشان مٹا ڈالا۔ اب وہ قبروں کے گھور اندھیروں میں پڑے ہیں۔ افسوس! افسوس! نجات! نجات!۔‘‘

١٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ٢٥، ٤/٦٣٨، الرقم: ٢٤٥٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الموت والاستعداد له، ٢/١٤٢٣، الرقم: ٤٢٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٤، الرقم: ١٧١٦٤، والبزار في المسند، ٨/٤١٧، الرقم: ٣٤٨٩۔

١: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٤، وأيضاً، ١٠/٣٢٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٦٤، الرقم: ١٠٥٩٥، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٢٦١۔

www.MinhajBooks.com
منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

۲. قال أبو بكر ﷺ: فإن أقوامًا جعلوا آجالهم لغيرهم، ونسوا أنفسهم، فأنهاكم أن تكونوا أمثالهم، الوحا الوحا، النجا النجا، إن وراءكم طالبًا حثيثًا أمره سريع.

حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے فرمایا: بہت سے لوگوں نے اپنی عمریں دوسروں کے لیے داؤ پر لگا دیں جبکہ اپنی ذات کو بھول گئے۔ میں تم کو روکتا ہوں کہ تم انکے مثل نہ بن جانا۔ خبردار! خبردار! نجات! نجات! موت تمہارے تعاقب میں ہے، جو تیزی سے آن دبوچے گی۔‘‘

۳. كان عثمان بن عفان ﷺ إذا مر على المقبرة بكى حتى بل لحيته ﷺ.

’’حضرت عثمان ﷺ کا جب قبرستان سے گزر ہوتا تو اس قدر گریہ طاری ہوتا کہ آنسوؤں سے داڑھی تر ہو جاتی۔‘‘

٤. قال علي ﷺ: ألا وإن الدنيا قد ترحلت مدبرة، ألا وإن الآخرة قد ترحلت مقبلة، ولكل واحدة منهما بنون. فكونوا من أبناء الآخرة ولا تكونوا من أبناء الدنيا، فإن اليوم عمل ولا حساب، وغدًا حساب ولا عمل.

’’حضرت علی بن ابی طالب ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! دنیا پیٹھ پھیر چکی ہے اور آخرت آنے کے لئے متوجہ ہو چکی ہے۔ ہر ایک کے اپنے اپنے بیٹے ہیں۔ لوگو! اہل دنیا کے بجائے اہل آخرت بنو، کیوں کہ آج عمل ہے اور حساب نہیں اور کل حساب ہوگا عمل نہیں ہوگا۔‘‘

۲: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۹۱، الرقم: ۳٤٤۳۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۱/۶۰، الرقم: ۳۹، والحاكم في المستدرك، ۲/٤۱۵، الرقم: ۳٤٤۷، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/۳۶٤، الرقم: ۱۰۵۹۳، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۳۵، وابن السري في الزهد، ۱/۲۸۳، الرقم: ٤۹۵۔

۳: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۳۲۔

٤: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۷۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/۳۶۹، الرقم: ۱۰۶۱٤۔

٥. قال علي رضی الله عنه: طوبى للزاهدين في الدنيا، الراغبين في الآخرة، أولئك قوم اتخذوا الأرض بساطًا، وترابها فراشًا، وماءها طيبًا، والقرآن والدعاء دثارًا وشعارًا.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا سے زہد اختیار کرنے والے اور آخرت میں رغبت رکھنے والے کے لئے خوشخبری ہے۔ انہی لوگوں نے زمین اور اس کی خاک کو بستر بنایا۔ اس کا پانی مشروب بنایا۔ قرآن اور دعا کو ذریعہ ہدایت سمجھا۔“

٦. قال علي رضی الله عنه: طوبى لمن ذكر المعاد، وعمل للحساب، وقنع بالكفاف، ورضي عن الله عزوجل.

”حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آخرت کو یاد کرنے والے، حساب کے لئے عمل کرنے والے، قلیل پر گزارہ کرنے والے اور اللہ سے راضی ہونے والے کے لئے خوشخبری ہے۔“

٧. قال عبد الله ابن مسعود رضی الله عنه: إني لأمقت الرجل أن أراه فارغاً ليس في شئ من عمل الدنيا، ولا عمل الآخرة.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسے شخص سے ناراض ہوں جس کو میں بالکل فارغ دیکھوں کہ وہ دنیا کے کام میں مشغول ہے اور نہ آخرت کے کام میں۔“

٨. قال عبد الله بن مسعود رضی الله عنه: لو وقفت بين الجنة والنار فقيل لي: اختر

٥: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٧٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٧٢، الرقم: ١٠٦٢٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٢/٣٠٤۔

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/٥٦، الرقم: ٣٦١٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٤٧، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٣/١٠٨۔

٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٠٨، الرقم: ٣٤٥٦٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٣٠، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/١٥٩ وهناد في الزهد، ٢/٣٥٧۔

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٠٢، الرقم: ٨٥٣٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٣٣، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٤٠٦۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

نخيرک من أيهما تکون أحب إليک؟ أو تکون رماداً، لأحببت أن أکون رماداً.

’’حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کر کے اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ ان دونوں میں سے کسی شے کو پسند کرلو یا مٹی ہو جانے کو تو میں مٹی ہو جانے کو پسند کروں گا۔‘‘

۹. قال عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ: من أراد الدنيا أضر بالآخرة، ومن أراد الآخرة أضر بالدنيا. يا قوم، فأضروا بالفاني للباقي.

’’حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے: دنیا کا ارادہ کرنے والے کو آخرت کے اعتبار سے اور آخرت کا ارادہ کرنے والے کو دنیا کے اعتبار سے نقصان ہوتا ہے۔ اے لوگو! دائمی چیز کے بجائے فانی چیز کا نقصان برداشت کرلو۔‘‘

۱۰. عن حزام بن حکيم رضی اللہ عنہ قال: قال أبو الدرداء رضی اللہ عنہ: لو تعلمون ما ترون بعد الموت ما أکلتم طعاما بشهوة ولا شربتم شرابا على شهوة ولا دخلتم بيتا تستظلون فيه ولحرصتم على الصعيد تضربون صدورکم وتبکون على أنفسکم ولوددت أني شجرة تعضد ثم تؤکل.

’’حضرت حزام بن حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم دیکھ لو جو کچھ تم موت کے بعد دیکھو گے تو تم کبھی بھی شہوت کے ساتھ نہ کھاؤ اور نہ ہی شہوت کے ساتھ پیؤ اور نہ ہی کسی ایسے گھر میں داخل ہو جس میں تم دھوپ سے بچ سکو۔ اور تم یقیناً مٹی کے لئے حریص ہوجاتے، اپنے سینوں کو مارتے اور اپنے آپ پر روتے۔ کاش میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا اور پھر کھا لیا جاتا۔‘‘

۱۱. عن سعيد بن المسيب رَحِمَهُ الله يذکر: أن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کوم

۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۱۰۳، الرقم: ۳۴۵۱۹، والطبراني في المعجم الکبير، ۹/۱۰۸، الرقم: ۸۵۶۶، والحاکم في المستدرک، ۴/۵۲۹، الرقم: ۸۴۸۷، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۱۳۶، والهناد في الزهد، ۲/۳۵۳، الرقم: ۶۶۴، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱/۴۹۶۔

۱۰: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ۲۰۱۔

۱۱: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۵۴، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۴/۳۹۶۔

كومة من بطحاء، ثم ألقى عليها طرف ثوبه، ثم استلقى عليها فرفع يديه إلى السماء ثم قال: اللهم كبرت سني، وضعفت قوتي، وانتشرت رعيتي، فاقبضني إليک غير مضيع ولا مفرط.

”حضرت سعید بن المسیب رَحِمَهُ الله ذکر کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وادی بطحاء میں ایک جگہ اپنے ہاتھوں سے مٹی ہموار کی پھر اسی پر اپنی چادر کا حصہ بچھا کہ چت لیٹ گئے پھر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے دعا کرنے لگے: اے اللہ! میں بوڑھا ہو چکا ہوں، میرے اعصاب کمزور پڑ گئے ہیں، میری رعایا بکھر چکی ہے۔ پس مجھے اس حال میں اپنے پاس بلا لے کہ میں ضائع نہ ہو جاؤں اور زیادتی کرنے والا نہ ہوں۔“

١٢. قال الحسن رَحِمَهُ الله: المؤمن لا يأكل في كل بطنه، ولا يزال وصيّته تحت جنبه.

”حضرت حسن بصری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: مومن خوب پیٹ بھر کے کھانا نہیں کھاتا، اور اس کی وصیت ہمیشہ اس کے پہلو تلے ہوتی ہے (یعنی ہر وقت موت کے لئے تیار ہوتا ہے)۔“

١٣. قال سعيد بن جبير رضي الله عنه: لو فارق ذكر الموت قلبي خشيت أن يفسد علي قلبي.

”حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر موت کا ذکر میرے دل سے جدا ہو جائے تو مجھے خوف ہے کہ میرا دل فساد کا شکار ہوگا۔“

١٤. قيل: كان سفيان الثوري رَحِمَهُ الله إذا سافر بعضُ أصحابِه قال لهم: إذا وجدتم الموتَ فاشتروه لي. فلما قَرُبَت وفاتُه كان يقول: كنا نتمنّاه، فإذا

١٢: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/٤٩٥، الرقم: ٣١٧٦، وابن المبارك في كتاب الزهد: ١١٤۔

١٣: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ٥١٤۔

١٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣٠٤۔

هو شديد.

''بیان کیا جاتا ہے کہ جب کبھی سفیان ثوری رَحِمَهُ الله کا کوئی شاگرد سفر پر جاتے وقت آپ سے عرض کرتا کہ حضرت کوئی کام ہے تو فرمایئے؟ تو آپ فرماتے: اگر تمہیں کہیں موت مل جائے تو میرے لئے خرید لانا۔ جب ان کی وفات کا وقت آ گیا تو فرمایا: ہم اس کی تمنا کیا کرتے تھے، دیکھا تو یہ بہت سخت چیز ہے۔''

١٥. قال أبو سعيد الخزّاز رَحِمَهُ الله: كُنْتُ بمكّة المكرمة حرسها الله تعالى فجزت يوماً بباب بني شيبة فرأيت شاباً حسن الوجه ميتاً، فنظرت في وجهه فتبسّم في وجهي وقال لي: يا أبا سعيد، أما علمت أن الأحباء أحياء وإن ماتوا، وإنما ينقلون من دار إلى دار.

''حضرت ابو سعید الخزاز رَحِمَهُ الله نے فرمایا: میں مکہ میں تھا۔ ایک دن باب بنی شیبہ سے گزرا تو ایک خوبصورت نوجوان کو مردہ دیکھا، میں نے اس کے چہرہ کی طرف دیکھا تو وہ مسکرایا اور مجھ سے کہنے لگا: اے ابو سعید! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ کے دوست زندہ رہتے ہیں خواہ وہ مر چکے ہوں؟ وہ تو صرف ایک گھر سے دوسرے گھر کو منتقل ہو جاتے ہیں۔''

١٦. قال السّري رَحِمَهُ الله: إن اغْتَمَمْتَ لِمَا يَنْقُصُ مِنْ مالِك، فابكِ عَلَى ما ينقُصُ مِنْ عُمْرِك.

''حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اگر تیرے مال میں سے کچھ کم ہوجاتا ہے تو تو پریشان ہو جاتا ہے جو کچھ تیری عمر سے کم ہو رہا ہے تو اس بات پر گریہ زاری کر۔''

١٧. قال الحارث المحاسبي رَحِمَهُ الله: خيارُ هذه الأُمَّةِ الذين لا تَشْغَلُهم آخِرَتُهم عن دُنياهُم، ولا دُنياهُم عن آخِرَتِهم.

١٥: **أخرجه** القشيري في الرسالة: ٣١١۔

١٦: **أخرجه السُّلمي** في طبقات الصّوفية: ٥٣۔

١٧: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٥٨۔

”حضرت حارث محاسبی رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: اس اُمت کے بہترین لوگ وہ ہیں جن کو ان کی آخرت دنیا سے غافل نہیں کرتی اور ان کی دنیا ان کو ان کی آخرت سے غافل نہیں کرتی۔“

۱۸. قال شقيق بن إبراهيم البلخي رَحِمَهُ الله: اسْتَعِدَّ إذا جاءَكَ الموت لا تَسْأَلِ الرَّجْعَةَ.

”حضرت شقیق بن ابراہیم رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: تو (موت کی) تیاری کر جب تیری موت آ جائے گی تو تو لوٹنے کا سوال نہیں کرے گا۔“

۱۹. قال حاتم الأصمّ رَحِمَهُ الله: ما مِن صباحٍ إلا والشيطانُ يقول لي: ما تأكلُ؟ وما تلبسُ؟ وأين تسكنُ؟ فأقول: آكلُ الموتَ، وألبسُ الكفنَ، وأسكُنُ القبرَ.

”حضرت حاتم الاصم رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: کوئی صبح ایسی نہیں جس صبح شیطان مجھ سے نہیں پوچھتا کہ تو کیا کھائے گا؟ تو کیا پہنے گا؟ اور تو کہاں رہے گا؟ میں اس سے کہتا ہوں کہ میں موت کھاؤں گا، کفن پہنوں گا اور قبر میں رہوں گا۔“

۲۰. قال يحي بن معاذ الرازي رَحِمَهُ الله: الدنيا دارُ أَشْغالٍ، والآخرةُ دار أَهْوَال. ولا يزالُ العبْدُ بين الأهْوَال والأشْغال، حتى يستَقِرَّ به القرارُ، إما إلى الجَنَّةِ وإما إلى النَّار.

”حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: دنیا مصروفیت کی جگہ ہے اور آخرت گھبراہٹ اور خوف کی جگہ ہے۔ بندہ ہمیشہ خوف اور مصروفیت کی کیفیت میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے لئے حکم جاری ہو جائے کہ اس نے جنت میں جانا ہے یا جہنم میں۔“

۱۸: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٦٣۔

۱۹: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٩٦۔

۲۰: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١١٠۔

۲۱. قال يحي بن معاذ الرازي رحمه الله: ابن آدم! ما لَکَ تأسفُ على مَفْقُودٍ، لا يردُّه عليک الفَوْت؟ وما لک تفرح بِمَوْجُود، لا يتركه في يدک الموتُ؟

’’حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اے ابن آدم! تجھے کیا ہے کہ تو کھوئی ہوئی چیز پر افسوسناک ہے جبکہ موت کبھی واپس نہیں لوٹاتی اور یہ کہ تجھے کیا ہے کہ تو موجودہ چیز پر بڑا خوش ہو رہا ہے حالانکہ موت وہ چیز تمہارے پاس نہیں رہنے دے گی۔‘‘

۲۲. قال محمد بن عليّان رَحِمَهُ الله: الزهادة في الدنيا مفتاح الرغبة في الآخرة.

’’حضرت محمد بن علیان رَحِمَهُ الله نے فرمایا: دنیا میں زہداختیار کرنا آخرت میں رغبت کی کنجی ہے۔‘‘

۲۳. قال مظفر رَحِمَهُ الله: ليس لک من عمرک إلا نفس واحدة، فإن لم تفنها فيما لک، فلا تفنها فيما عليک.

’’شیخ مظفر رَحِمَهُ الله نے فرمایا: تجھے تیری عمر صرف ایک ہی بار ملی ہے پس تو اگر اسے اس کام میں صرف نہیں کرتا جس میں تجھے نفع حاصل ہو تو پھر اس کام میں تو خرچ نہ کر جس سے تجھے نقصان ہو۔‘‘

۲۴. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: لمّا حَضَرَتْ الحسنَ بن علي بن أبي طالب الوفاةُ بكى، فقيل له: ما يُبكيک؟ فقال: أقدم على سيد لم أره.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ جب حضرت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آ گیا تو آپ رو پڑے۔ آپ سے کسی نے پوچھا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: میں ایسے آقا کے حضور میں جا رہا ہوں جسے میں نے کبھی دیکھا نہیں ہے۔‘‘

www.MinhajBooks.com

۲۱: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ۱۱۲۔

۲۲: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٤۱۷۔

۲۳: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ۳۹۸۔

۲٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ۳۰٤۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ:

طَاعَةُ اللهِ تَعَالَى

﴿اِطاعتِ الٰہی﴾

١. فَصْلٌ فِي الطَّاعَةِ وَالتَّجَنُّبِ عَنْ مَعْصِيَّةِ اللهِ تَعَالَى

﴿اللہ ﷻ کی اِطاعت کرنے اور اُس کی نافرمانی سے بچنے کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي الشُّكْرِ لِلّٰهِ تَعَالَى

﴿اللہ ﷻ کے حضور شکر بجا لانے کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّبْرِ لِلَّهِ تَعَالَى عَلَى الْبَلَاءِ

﴿آزمائش پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خاطر صبر کرنے کی فضیلت﴾

٤. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْقَنَاعَةِ وَتَرْكِ الطَّمَعِ

﴿قناعت اِختیار کرنے اور لالچ سے بچنے کا بیان﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي الطَّاعَةِ وَالتَّجَنُّبِ عَنْ مَعْصِيَّةِ اللهِ تَعَالٰی

﴿اللہ عزوجل کی اِطاعت کرنے اور اُس کی نافرمانی سے بچنے کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. قُلْ اَطِيْعُوا اللهَ وَ الرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَo

(آل عمران، ۳: ۳۲)

”آپ فرما دیں کہ اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو پھر اگر وہ روگردانی کریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتاo“

۲. وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًاo

(النساء، ٤: ٦٤)

”اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اوراللہ سے معافی مانگتے اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتےo“

۳. مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ ج وَ مَنْ تَوَلّٰی فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًاo

(النساء، ٤: ٨٠)

”جس نے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حکم مانا، بیشک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا اور جس نے روگردانی کی تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجاo“

٤. قُلْ اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ

مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِیْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُo

(النور، ٢٤: ٥٤)

”فرما دیجیے: تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، پھر اگر تم نے (اطاعت) سے رُوگردانی کی تو (جان لو) رسول (ﷺ) کے ذمہ وہی کچھ ہے جو ان پر لازم کیا گیا اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم کیا گیا ہے، اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے، اور رسول (ﷺ) پر (احکام کو) صریحاً پہنچا دینے کے سوا (کچھ لازم) نہیں ہےo“

٥. وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًاo

(الأحزاب، ٣٣: ٣٦)

”اور نہ کسی مومن مرد کو (یہ) حق حاصل ہے اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) کسی کام کا فیصلہ (یا حکم) فرما دیں تو ان کے لئے اپنے (اس) کام میں (کرنے یا نہ کرنے کا) کوئی اختیار ہو، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ یقیناً کھلی گمراہی میں بھٹک گیاo“

٦. وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ یَّتَوَلَّ یُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِیْمًاo

(الفتح، ٤٨: ١٧)

”اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے گا وہ اسے بہشتوں میں داخل فرما دے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی، اور جو شخص (اطاعت سے) منہ پھیرے گا وہ اسے دردناک عذاب میں مبتلا کر دے گاo“

٧. وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِo

(الحشر، ٥٩: ٧)

”اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں سو اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں سو (اُس سے) رُک جایا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو (یعنی رسول ﷺ کی تقسیم و عطا پر کبھی

زبانِ طعن نہ کھولو)، بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہےo‘‘

۸. وَ اَطِيْعُوا اللهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُo (التغابن، ٦٤: ١٢)

’’اور تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، پھر اگر تم نے رُوگردانی کی تو (یاد رکھو) ہمارے رسول (ﷺ) کے ذمّہ صرف واضح طور پر (احکام کو) پہنچا دینا ہےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ ﷻ کی نافرمانی کی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ،

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأحكام، باب: قول الله تعالى: أَطِيْعُوا اللهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ...، ٦/٢٦١١، الرقم: ٦٧١٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: وجوب طاعة الأمراء معصية وتحريمها في المعصعية، ٣/١٤٦٦، الرقم: ١٨٣٥، والنسائي في السنن، كتاب: البيعة، باب: الترغيب في طاعة الإمام، ٧/١٥٤، الرقم: ٤١٩٣۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: الانتهاء عن المعاصي، ٥/٢٣٧٨، الرقم: ٦١١٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: شفقته ﷺ، ٤/١٧٨٨، الرقم: ٢٢٨٣، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٢٩٤، الرقم: ٧٣١٠، وابن حبان في الصحيح، ١/١٧٦، الرقم: ٣۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ، فَأَطَاعَتْهُ طَائِفَةٌ فَأَدْلَجُوْا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا، وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَاحَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور اس چیز کی مثال جسے دے کر اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے، اُس آدمی جیسی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے بچشمِ خود ایک لشکر جرار دیکھا ہے اور میں واضح طور پر تمہیں اُس سے ڈراتا ہوں، لہٰذا اپنے آپ کو بچا لو، اپنے آپ کو بچا لو، پس ایک گروہ نے میری بات مانی اور کسی محفوظ مقام کی طرف چلے گئے، یوں نجات پا لی اور دوسرے گروہ نے اُسے جھٹلایا تو صبح سویرے وہ لشکر جرار اُن پر ٹوٹ پڑا اور سب کو تہ تیغ کر دیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوْا: ...... فَالدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمُحَمَّدٌ فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کچھ فرشتے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ سوئے ہوئے تھے، تو اُن میں سے ایک نے کہا: یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا: (ان کی) آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: ...... حقیقی گھر جنت ہی ہے اور محمد ﷺ (حق کی طرف) بلانے والے ہیں۔ جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، محمد ﷺ اچھے اور برے لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بِسُنَنِ رسول الله ﷺ، ٦/ ٢٦٥٥، الرقم: ٦٨٥٢۔

٤. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بِئْسَ الْخَطِيْبُ أَنْتَ، قُلْ: وَمَنْ يَعْصِ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے خطبہ دیا اور کہا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کیسے خطیب ہو، یوں کہو: جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ، صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلَى طَاعَتِکَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے، ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: التغليظ في ترك الجمعة، ٥٩٤/٢، الرقم: ٨٧٠، والنسائي في السنن، كتاب النكاح، باب: ما يكره من الخطبة، ٦: ٩٠، الرقم: ٣٢٧٩، وفي السنن الكبرى، ٣٢٢/٣، الرقم: ٥٥٣٠، والشافعي في المسند، ٦٧/١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧٤/٦، الرقم: ٢٩٥٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٥٦/٤۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: القدر، باب: تصريف الله تعالى القلوب كيف شاء، ٢٠٤٥/٤، الرقم: ٢٦٥٤، وعبد بن حميد في المسند، ١٣٧/١، الرقم: ٣٤٨۔

٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضى الله عنهما قَالَ: قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ: اَللّٰهُمَّ، اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِکَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْکَ، وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بہت کم ایسا ہوتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام کے لیے یہ دعا مانگے بغیر مجلس سے اٹھتے: ’’اَللّٰهُمَّ، اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِکَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْکَ، وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَکَ‘‘ (یااللہ! ہم پر اپنا خوف غالب کر دے جو ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے، اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرما اس (اطاعت) کے ذریعے ہمیں جنت میں داخل کر)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٧. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذٰلِکَ ثُمَّ

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ٨٠، ٥/٥٢٨، الرقم: ٣٥٠٢، وابن المبارك في الزهد، ١/١٤٤، الرقم: ٤٣١، وابن حبان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٤/٢٠٠، الرقم: ٦١٦۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في الكفاف والصبر عليه، ٤/٥٧٥، الرقم: ٢٣٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٢، الرقم: ٢٢٢٢١، والحميدي في المسند، ٢/٤٠٤، الرقم: ٩٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢١٣، الرقم: ٧٨٦٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٩٣، الرقم: ١٠٣٥٧، وابن الدرهم في الزهد وصفة الزاهدين، ١/٥٩، الرقم: ١٠٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٧٠، الرقم: ٤٤٥٣، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢/٩٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٧٣، الرقم: ٤٨٥٢۔

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

نَقَرَ بِيَدِهِ فَقَالَ: عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ قَلَّ تُرَاثُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ رشک دوست وہ مومن ہے جو قلتِ مال (کی وجہ سے) ہلکے بوجھ والا ہو، نماز سے لطف لینے والا، اپنے رب کا بہترین عبادت گزار ہو، خاموشی اور پوشیدگی کے ساتھ اپنے رب کی اطاعت کرتا ہو۔ لوگوں سے مخفی ہو، اس کی طرف انگلیاں نہ اٹھتی ہوں، اسے حسبِ ضرورت روزی میسر ہو اور اس پر وہ صابر ہو پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو زمین پر مارتے ہوئے فرمایا: اس کی موت قریب آ چکی ہے۔ اس پر رونے والی عورتیں کم ہوں گی اور اس کا ترکہ بھی قلیل ہوگا۔‘‘

اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ ﷻ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سی ہجرت سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس چیز کو چھوڑ دو جو اللہ کے نزدیک بری ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٩. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ﴾ [آل عمران، ٣: ١٠٢] قَالَ: أَنْ يُطَاعَ فَلَا يُعْصَى وَيُذْكَرُ فَلَا يُنْسَى.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ﴾ کی تفسیر

٨: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: البيعة، باب: هجرة البادي، ٧/١٤٤، الرقم: ٤١٦٥، وفي السنن الكبرى، ٤/٤٢٥، الرقم: ٧٧٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٥٩، ١٩١، الرقم: ٦٤٨٧، ٦٧٩٢، وابن حبان في الصحيح، ١١/٥٧٩، الرقم: ٥١٧٦.

٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٠٦، الرقم: ٣٤٥٥٣، وابن المبارك في الزهد، ١/٨، الرقم: ٢٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/٢٣٨، ٢٣٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٣٣، الرقم: ٢٦٧٩.

میں فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جائے اور اس کی نافرمانی نہ کی جائے اور اسے (ہر گھڑی) یاد کیا جائے اور کبھی بھی بھلایا نہ جائے۔‘‘ اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه في رواية طويلة قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: فَيَكُوْنُ أَوَّلُ مَا يَسْمَعُوْنَ مِنْهُ أَنْ يَقُوْلَ: أَيْنَ عِبَادِي الَّذِيْنَ أَطَاعُوْنِي بِالْغَيْبِ وَلَمْ يَرَوْنِي وَصَدَّقُوْا رُسُلِي وَاتَّبَعُوْا امْرِي فَسَلُوْنِي فَهَذَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُوْنَ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ: رَبِّ، رَضِيْنَا عَنْكَ فَارْضَ عَنَّا قَالَ: فَيَرْجِعُ اللهُ تَعَالَى فِي قَوْلِهِمْ أَنْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، إِنِّي لَوْ لَمْ أَرْضَ عَنْكُمْ لَمَا أَسْكَنْتُكُمْ جَنَّتِي فَسَلُوْنِي فَهَذَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُوْنَ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ: رَبِّ، وَجْهَكَ أَرِنَا نَنْظُرْ إِلَيْهِ قَالَ: فَكَشَفَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تِلْكَ الْحُجُبَ وَيَتَجَلَّى لَهُمْ شَيءٌ لَوْ لَا أَنَّهُ قَضَى عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَحْتَرِقُوْا لَاحْتَرَقُوْا مِمَّا غَشِيَهُمْ مِنْ نُوْرِهِ فَيَغْشَاهُمْ مِنْ نُوْرِهِ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے روز) لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سب سے پہلی بات سنیں گے، وہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے مجھے دیکھے بغیر میری اطاعت کی اور میرے رسولوں کی تصدیق کی اور میرا حکم مانا؟ تم مجھ سے مانگو یہ یوم المزید (یعنی میرے لطف و کرم کی بے بہا بارشوں کا دن) ہے وہ تمام لوگ ایک بات پر اتفاق کریں گے کہ اے رب! ہم تجھ سے خوش ہیں، تو ہم سے خوش ہو جا۔ اللہ تعالیٰ ان سے دوبارہ فرمائے گا: اے جنتیو! اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو میں تمہیں جنت میں نہ ٹھہراتا۔ تم مجھ سے مانگو یہ یوم المزید ہے۔ وہ بیک آواز کہیں گے اے رب! ہمیں اپنا چہرہ انور دکھا، ہم تیرا دیدار کرلیں۔ اللہ تعالیٰ وہ پردے اٹھادے گا اور ان کے سامنے ایک چیز جلوہ افروز ہوگی اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ فیصلہ نہ کیا ہوتا کہ وہ جلیں گے نہیں تو وہ اس کے نور کی وجہ سے جل بھی جاتے، اس کے بعد اس کا نور ان پر سایہ فگن ہو جائے گا......۔‘‘

اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

١٠: أخرجه البزار في المسند، ٧/٢٨٨، الرقم: ٢٨٨١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٣١١، الرقم: ٥٧٤٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٢٢۔

اَلآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. كتب أبو الدرداء ﷺ إلى سلمة بن مخلد ﷺ: فإن العبد إذا عمل بطاعة الله أحبه الله وإذا أحبه الله حببه إلى خلقه وإذا عمل بمعصية الله أبغضه الله فإذا أبغضه بغضه إلى خلقه.

’’حضرت ابو درداء ﷺ نے حضرت سلمہ بن مخلد ﷺ کی طرف لکھا: پس جب بندہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجا لاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے، اور جب اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے، تو اسے اپنی مخلوق کے ہاں بھی محبوب بنا دیتا ہے، اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے اور جب اسے ناپسند کرتا ہے تو اسے مخلوق کے ہاں بھی ناپسند بنا دیتا ہے۔‘‘

٢. قال سعيد بن جبير رَحِمَهُ الله: الخشية أن تخشى الله حتى تحول خشيته بينك وبين معصيته، فتلك الخشية، والذكر طاعة الله، ومن أطاع الله فقد ذكره، ومن لم يطع الله فليس بذاكر وإن أكثر التسبيح وتلاوة الكتاب.

’’حضرت سعید بن جبیر رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: خشیت یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرے یہاں تک کہ اس سے خشیت تمہارے اور تمہاری معصیت کے درمیان حائل ہو جائے اور ذکر اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے یقیناً وہ اس کا ذکر کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا اطاعت گزار نہیں تو وہ ذاکر بھی نہیں اگرچہ وہ تسبیح اور تلاوت کلامِ پاک کی کثرت ہی کیوں نہ کرلے۔‘‘

٣. قَالَ الشَّعْبِيُّ رحمه الله: يَطَّلِعُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهُمْ: مَا أَدْخَلَكُمُ النَّارَ؟ وَإِنَّمَا أَدْخَلَنَا اللهُ تَعَالَى الْجَنَّةَ بِفَضْلِ تَأْدِيبِكُمْ

١: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ١٩٧۔

٢: أخرجه ابن المبارك في الزهد: ٤٦٢، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ٣/٧٨۔

٣: أخرجه ابن المبارك في الزهد، ١/٢١، الرقم: ٦٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٩٩، الرقم: ١٨٥٠، والسيوطي في الدر المنثور، ١/١٥٧، وابن السري في الزهد، ٢/٤٣٩۔

وَتَعْلِيمِكُمْ، فَقَالُوا: إِنَّا كُنَّا نَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَلَا نَفْعَلُهُ.

”امام شعبی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اہلِ جنت میں سے کچھ لوگ اہل دوزخ پر مطلع ہو کر انہیں کہیں گے: تمہیں کس چیز نے آگ میں داخل کیا؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جنت میں تمہارا ہمیں ادب و علم سکھانے کی وجہ سے داخل کیا ہے! تو انہوں نے کہا: بے شک ہم بھلائی کا حکم دیتے تھے لیکن خود اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے تھے۔“

٤. **قال ذو النون المصري رَحِمَهُ الله: قال الله تعالى: مَنْ كان لي مُطِيعاً كنتُ له وَلِيّاً، فلْيَثِق بي، ولْيحكُمْ عليّ. فوَعزتي، لوْ سأَلني زوالَ الدنيا لَأزلْتُها له.**

”حضرت ذو النون مصری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جو میرا اطاعت گزار بندہ بن جاتا ہے، میں اس کا دوست بن جاتا ہوں، پس پھر وہ مجھ پر اعتماد کرے اور میرا ہی حکم مانے۔ میری عزت کی قسم! اگر وہ میرا بندہ مجھ سے دنیا کے زوال کا بھی سوال کرے تو میں اس کی خاطر اسے زائل کر دوں۔“

٥. **قال ذو النون المصري رَحِمَهُ الله: العبودية: أن تكُونَ عبدَه فِي كلِّ حالٍ، كما أنه ربّک فِي كلِّ حال.**

”حضرت ذو النون مصری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: عبودیت یہ ہے کہ تو ہر حال میں اس کا بندہ بنا رہے جس طرح کہ وہ ہر حال میں تمہارا رب ہے۔“

٦. **قال معروف الكَرْخِيُّ رَحِمَهُ الله: علامةُ مَقْتِ اللهِ العبدَ أن تراهُ مشتغِلاً بما لا يعنيه، من أَمْرِ نفْسِه.**

”حضرت معروف کرخی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ کی بندے پر ناراضگی کی علامت یہ ہے کہ بندے کو مفید کام چھوڑ کر غیر مفید کاموں میں مشغول پاؤ گے۔“

٤: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ١٨۔

٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٩٨۔

٦: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٨٩۔

٧. قال معروف الكَرْخِيّ رَحِمَهُ الله: قلوبُ الطاهرين تُشرَحُ بالتَّقوى، وتُزهِرُ بالبِرّ، وقلوب الفُجَّارِ تُظْلِم بالفجور، وتَعمى بسوء النية.

''حضرت معروف کرخی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: پاک باز لوگوں کے دل تقویٰ سے کشادہ ہو چکے ہوتے ہیں اور نیکی سے جگمگا رہے ہوتے ہیں اور گناہگاروں کے دل گناہوں کی وجہ سے سیاہ ہو چکے ہوتے ہیں اور غلط نیت کی وجہ سے اندھے ہو چکے ہوتے ہیں۔''

٨. قال الأستاذ أبو علي الدقاق رَحِمَهُ الله: كما أنّ الربوبيةَ نعتٌ للحقِّ سبحانه لا يزول، فالعبودية صفة للعبد لا تُفَارِقُه ما دام.

''حضرت ابوعلی دقاق رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس طرح ربوبیت اللہ کی ایک ایسی صفت ہے جو اس سے کبھی جدا نہیں ہوتی ہے۔ اسی طرح عبودیت بندے کی ایسی صفت ہے جو اس سے کبھی جدا نہیں ہو سکتی۔''

٩. قال النصرآباذي رَحِمَهُ الله: العبودية إسقاط رؤية التعبد في مشاهدة المعبود.

''حضرت نصرآبادی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: عبودیت یہ ہے کہ معبود کا مشاہدہ کرتے ہوئے تو اپنی عبادت گزاری کی طرف نہ دیکھے۔''

١٠. قال بشر الحافي رَحِمَهُ الله: إن لم تُطِعْ فلا تَعْصِ.

''حضرت بشر حافی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اگر تو اطاعت نہیں کرسکتا تو نافرمانی بھی نہ کر۔''

١١. قال شقيقٌ رَحِمَهُ الله: جَعَل اللهُ أهلَ طاعتِه أحياءً في مماتِهم، وأهلَ المعاصِي

٧: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٩٠۔

٨: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٠٠۔

٩: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٠٠۔

١٠: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفيه: ٤٥۔

١١: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٦٦۔

أمواتاً في حياتِهم.

”حضرت شقیق بلخی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کرنے والوں کو مرنے کے بعد بھی زندہ رکھا ہوا ہے اور گنہگاروں کو ان کی زندگی میں ہی مردہ بنا دیا ہے۔“

١٢. قال حاتم الأصم رَحِمَهُ الله: أصلُ الطاعةِ ثلاثةُ أشياءَ: الخوفُ، والرجاءُ، والحبُّ. وأصلُ المعصيةِ ثلاثةُ أشياءَ: الكِبْرُ، والحِرْصُ، والحسدُ.

”حضرت حاتم اصم رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اطاعت کی بنیاد تین چیزوں پر ہے: خوف، امید اور محبت۔ اور گناہ کی بنیاد بھی تین چیزوں پر ہے: غرور، لالچ اور حسد۔“

١٣. قال حاتم الأصم رَحِمَهُ الله: المنافِقُ ما أخذَ من الدنيا يأخذُ بالحرْص، وَيمنَع بالشَّكِّ، ويُنفِق بالرِّياء. والمؤمِنُ يأخذُ بالخوفِ، ويُمسِک بالسُّنة، ويُنفِق لله خالصاً في الطاعةِ.

”حضرت حاتم اصم رَحِمَهُ الله نے فرمایا: منافق دنیا سے جو چیز حاصل کرتا ہے وہ حرص کے ساتھ لیتا ہے (یعنی اس کا لالچ پھر بھی باقی رہتا ہے) اور شک کی بنیاد پر اسے اپنے پاس روکے رکھتا ہے اور جب خرچ کرتا ہے تو دکھلاوے کے طور پر۔ اور مومن دنیا سے ڈر ڈر کے کوئی چیز لیتا ہے اور سنت کے مطابق اپنے پاس رکھتا ہے اور خالصتاً اللہ کے لئے اور اس کی اطاعت میں خرچ کرتا ہے۔“

١٤. قال طلق بن حبيب رَحِمَهُ الله: التقوى عمل بطاعة الله.

”حضرت طلق بن حبیب رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اِطاعت خداوندی کے مطابق عمل کرنے کا نام تقویٰ ہے۔“

١٥. قال يحيى بن مُعاذ رَحِمَهُ الله: محبوبُ اليومِ يُعقِبُ المكروهَ غداً،

١٢: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٩٥۔

١٣: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٩٥۔

١٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٠٦۔

١٥: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١١٣۔

ومكروهُ اليومِ يُعْقِبُ المحبوبَ غداً.

’’حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: آج کی اچھائی کل کی بُرائی کو پس پشت ڈال دے گی اور آج کی بُرائی کل کی اچھائی کو پس پشت ڈال دے گی۔‘‘

١٦. قالَ أبو حفصٍ رَحِمَهُ الله: الفقيرُ الصَّادقُ الذي يكونُ في كلِّ وقتٍ بِحُكْمِه، فإذا وَرَدَ عليه وارِدٌ يَشْغَله عن حُكْمِ وَقْتِه، يستوحشُ منه وَيَنْفِيه.

’’حضرت ابو حفص رَحِمَهُ الله نے فرمایا: سچا فقیر وہ ہوتا ہے جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے اَحکام کا پابند ہوتا ہے پس جب کبھی اس پر کوئی ایسی چیز وارد ہوتی ہے جو اس کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل سے دور کرے تو وہ وحشت زدہ ہو جاتا ہے اور اس چیز کو اپنے سے دور کر دیتا ہے۔‘‘

١٧. سئل ابن عليّان رَحِمَهُ الله: ما علامة رضا الله عن العبد؟ فقال: نشاطه في الطاعات، وتثاقله عن المعاصي.

’’ابن علیان رَحِمَهُ الله سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے سے رضامندی کی کیا علامت ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نیک اعمال کرنے میں راحت و خوشی ملے اور گناہوں سے طبیعت بوجھل ہو جائے۔‘‘

١٦: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١١٧۔

١٧: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٤١٨۔

فَصْلٌ فِي الشُّكْرِ لِلّٰهِ تَعَالَى

﴿اللہ عزوجل کے حضور شکر بجالانے کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ○ (البقرة، ٢: ١٥٢)

”سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کرو ○“

٢. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○ (البقرة، ٢: ١٧٢)

”اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم صرف اسی کی بندگی بجا لاتے ہو ○“

٣. مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ○ (النساء، ٤: ١٤٧)

”اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لے آؤ، اور اللہ (ہر حق کا) قدر شناس ہے (ہر عمل کا) خوب جاننے والا ہے ○“

٤. وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ○ (إبراهيم، ١٤: ٧)

”اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے آگاہ فرمایا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تم پر (نعمتوں میں) ضرور اضافہ کروں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب یقیناً سخت ہے ○“

٥. هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ○ (النمل، ٢٧: ٤٠)

’’یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکرگزاری کرتا ہوں یا ناشکری، اور جس نے (اللہ کا) شکر ادا کیا سو وہ محض اپنی ہی ذات کے فائدہ کے لئے شکر مندی کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو بیشک میرا رب بے نیاز، کرم فرمانے والا ہے‘‘o

۶. وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌo (لقمان، ۳۱: ۱۲)

’’اور بیشک ہم نے لقمان کو حکمت و دانائی عطا کی، (اور اس سے فرمایا) کہ اللہ کا شکر ادا کرو اور جو شکر کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو بیشک اللہ بے نیاز ہے (خود ہی) سزاوارِ حمد ہے‘‘o

۷. اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۫ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ. (الزمر، ۳۹: ۷)

’’اگر تم کفر کرو تو بیشک اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے کفر (و ناشکری) پسند نہیں کرتا، اور اگر تم شکرگزاری کرو (تو) اسے تمہارے لئے پسند فرماتا ہے۔‘‘

۸. بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَo (الزمر، ۳۹: ۶۶)

’’بلکہ تُو اللہ کی عبادت کر اور شکرگزاروں میں سے ہو جا‘‘o

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰی تَتَفَطَّرَ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب: قوله ليغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر، ۴/ ۱۸۳۰، الرقم: ۴۵۵۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفة القيامة والجنة والنار، باب: إكثار الأعمال والاجتهاد في العبادة، ۴/ ۲۱۷۲، والترمذي عن المغيرة بن شعبة في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في الاجتهاد في الصلاة، ۲/ ۲۶۸، الرقم: ۴۱۲۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

قَدَمَاهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت اس قدر قیام فرمایا کرتے کہ دونوں قدم مبارک پھٹ جاتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ کے سبب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں شکرگزار بندہ بنوں؟‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ لَيَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْکُلَ الْأَکْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات سے (بھی) راضی ہوتا ہے کہ بندہ کھانا کھا کر اس کا شکر ادا کرے یا پانی پی کر اس کا شکر ادا کرے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ کُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاکَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَکَرَ فَکَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَکَانَ خَيْرًا لَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ.

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: استحباب حمد الله تعالى بعد الأكل والشرب، ٤/٢٠٩٥، الرقم: ٢٧٣٤، والترمذي في السنن، كتاب: الأطعمة، باب: ما جاء في الحمد على الطعام إذا فرغ منه، ٤/٢٦٥، الرقم: ١٨١٦۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: المؤمن أمره كله خير، ٤/٢٢٩٥، الرقم: ٢٩٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٥، الرقم: ٢٣٩٦٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٤٠، الرقم: ٥١٤٩۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

''حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کی (اس) شان پر خوشی کرنی چاہیے کہ اس کے ہر حال میں خیر ہے اور یہ مقام اس کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں، اگر وہ نعمتوں کے ملنے پر شکر کرے تو اس کو اجر ملتا ہے اور اگر وہ مصیبت آنے پر صبر کرے تب بھی اس کو اجر ملتا ہے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کھانے پر شکر کرنے والا درجہ میں صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ لَمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا، مَنْ نَظَرَ فِي دِيْنِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى بِهِ، وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ بِهِ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ٤٣، ٤/٦٥٣، الرقم: ٢٤٨٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: فيمن قال الطاعم الشاكر كالصائم الصابر، ١/٥٦١، الرقم: ١٧٦٤، وأبو يعلى في المسند، ١١/٤٥٩، الرقم: ٦٥٨٢۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ٥٨، ٤/٦٦٥، الرقم: ٢٥١٢، والنسائي في عمل اليوم والليل: ٢٦٩، الرقم: ٣٠٩، والطبراني في مسند الشاميين، ١/٢٩٠، الرقم: ٥٠٥، وابن المبارك في الزهد، ١/٥٠، الرقم: ١٨٠، وابن أبي الدنيا في الشكر: ٦٩، الرقم: ٢٠٤، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/٣٢٣، الرقم: ٦١٢٥۔

www.MinhajBooks.com

نَظَرَ فِي دِيْنِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ، وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ، فَأَسِفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو باتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر لکھتا ہے اور جس میں یہ دونوں خصلتیں نہ ہوں اسے اللہ تعالیٰ صابر و شاکر نہیں لکھے گا (وہ دو خصلتیں یہ ہیں:) جو شخص دینی معاملات میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اس کی پیروی کرے اور دنیاوی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھے اور اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کرے کہ اسے اس پر فضیلت دی، اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو صابر و شاکر لکھتا ہے۔ اور جو آدمی دینی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف اور دنیاوی امور میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اس پر افسوس کرے جو اسے نہیں ملا، اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر نہیں لکھتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللهَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا گویا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة، باب: ما جاء في الشكر لمن أحسن إليك، ٤/٣٣٩، الرقم: ١٩٥٤، وأبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في شكر المعروف، ٤/٢٥٥، الرقم: ٤٨١١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٥، ٣٠٢، ٣٨٨، ٤٦١، الرقم: ٧٩٢٦، ٨٠٠٦، ٩٠٢٢، ٩٩٤٥، والبزار في المسند، ٨/٢٢٦، الرقم: ٣٦٨٢.

٧: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في شكر المعروف، ٤/٢٥٥، الرقم: ٤٨١٣، وابن حبان في صحيح، ٨/٢٠٣، الرقم: ٣٤١٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/١٨٢، الرقم: ١١٨١٠، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٤٧، الرقم: ١١٤٧.

بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ، فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ، وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو کوئی چیز دی جائے تو اگر اس میں طاقت ہو تو اس کا بدلہ دے اور اگر استطاعت نہ ہو تو اس (چیز دینے والے) کی تعریف کرے۔ پس جس نے اس کی تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے اسے (اس کی عطا کو) چھپایا اس نے ناشکری کی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرُ سُرُوْرٍ أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس جب کوئی مسرت افزا خبر یا خوشخبری آتی تو آپ ﷺ اللہ ﷻ کا شکر ادا کرنے کی غرض سے سجدہ ریز ہو جاتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَأَقِلَّ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! تقویٰ

۸: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في سجود الشكر، ۳/۸۹، الرقم: ۲۷۷٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الصلاة والسجدة عند الشكر، ۱/٤٤٦، الرقم: ۱۳۹٤، والحاكم في المستدرك، ۱/٤٤۱، الرقم: ۱۰۲۵۔

۹: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الورع والتقوى، ۲/۱٤۱۰، الرقم: ٤۲۱۷، والطبراني في مسند الشاميين، ۱/۲۱۵، الرقم: ۳۸۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۵/۵۳، الرقم: ۵۷۵۰، والديلمي في مسند الفردوس، ۵/۳٤۲، الرقم: ۸۳۷۹۔

ورع اختیار کرو تو لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے، قناعت اختیار کرو تو سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے، جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ لوگوں کے لئے پسند کرو تو مومن بن جاؤ گے، اپنے ہمسایہ سے نیکی کرو تو مسلم بن جاؤ گے اور کم ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنِ ابْنِ أَعْبَدَ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الطَّعَامِ؟ قُلْتُ: وَمَا حَقُّهُ؟ قَالَ: تَقُولُ بِسْمِ اللهِ، اَللَّهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا، ثُمَّ قَالَ: وَتَدْرِي مَا شُکْرُهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا شُکْرُهُ؟ قَالَ: تَقُولُ: اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابن اعبد بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی الله عنه نے مجھے فرمایا: کیا جانتے ہو کہ کھانے کا حق کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: کھانے کا حق کیا ہے؟ آپ رضی الله عنه نے فرمایا: پہلے بسم اللہ پڑھو، پھر ’’اَللَّهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا‘‘ (اے اللہ! جو رزق تو نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس میں برکت ڈال) کہو۔ پھر فرمایا: اور کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے شکر سے کیا مراد ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: (حضور آپ ہی بتا دیں کہ) اللہ تعالیٰ کے شکر سے کیا مراد ہے؟ آپ رضی الله عنه نے فرمایا: تو یہ کہہ: ’’اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا‘‘ (تمام تعریفیں اس رب کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا)۔‘‘ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال داود عليه السلام: إلهي، کيف أشکرک، وشکري لک نعمة من

١٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/١٣٩، الرقم: ٢٤٥٠٩، و ٦/٧٢، الرقم: ٢٩٥٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٥٣، الرقم: ١٣١٢، وفي فضائل الصحابة، ٢/٧٠٥، الرقم: ١٢٠٧، وأبونعيم في حلية الأولياء، ١/٧٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/١٢٣، الرقم: ٦٠٤٠۔

١: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٧٥۔

عندک؟ فأوحی الله إليه: الآن قد شكرتني.

”حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے باری تعالیٰ! میں تمہارا کیسے شکر ادا کروں؟ جبکہ میرا شکر ادا کرنا بھی تمہاری ایک عنایت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ اب تو نے میرا شکر ادا کیا ہے۔“

٢. التزم الحسن بن عليّ رضی اللہ عنہ الركن وقال: إلهي، أنعمت عليّ فلم تجدني شاكراً، وابتليتني فلم تجدني صابراً، فلا أنت سلبت النعمة بترک الشكر ولا أدمت الشدة بترک الصبر، إلهي، ما يكون من الكريم إلا الكرم.

”امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کے رکن سے چمٹ کر کہا: اے اللہ! تو نے مجھ پر انعام کیا مگر تو نے مجھے شاکر نہ پایا، تو نے مجھے (آزمائش میں) مبتلا کیا مگر مجھے صابر نہ پایا۔ میرے شکر ادا نہ کرنے کے باوجود تو نے مجھ سے اپنی عنایات کو روک نہیں لیا اور نہ ہی میری بے صبری کی وجہ سے تو نے مصیبت کو دائم رکھا۔ یا الٰہی! ایک کریم سے کرم کے سوا کیا ظاہر ہو گا۔“

٣. قال مجاهد رَحِمَهُ الله في قول الله تعالى: ﴿اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا﴾ [الإسراء، ١٧: ٣]: **لم يأكل شيئا قط إلا حمد الله تعالى، ولم يشرب شيئا قط إلا حمد الله تعالى، ولم يمش ممشى قط إلا حمد الله تعالى، ولم يبطش بشيء قط إلا حمد الله تعالى، فأثنى الله تعالى عليه: ﴿اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا﴾.**

”حضرت مجاہد رَحِمَهُ الله اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿بے شک نوح (علیہ السلام) بڑے شکر گزار بندے تھے﴾ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ (حضرت نوح علیہ السلام) جب کوئی چیز کھاتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے، جب کوئی چیز پیتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے، جب چلتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے، جب کوئی چیز پکڑتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف میں فرمایا: ﴿بے شک

٢: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٧٦۔

٣: أخرجه ابن المبارك في كتاب الزهد: ٢٨٠، وابن أبي الدنيا في الشكر: ٧٠، الرقم: ٢٠٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٢/ ٢٧٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/ ١١٣، الرقم: ٤٤٧٢۔

نوح (علیہ السلام) بڑے شکر گزار بندے تھے o﴾۔‘‘

٤. **قال الجنيد رَحِمَهُ الله: الشكر أن لا ترى نفسك أهلًا للنعمة.**

’’حضرت جنید بغدادی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: حقیقت میں شکر یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو نعمت کا اہل نہ پائے۔‘‘

٥. **قال الشبلي رَحِمَهُ الله: الشكر رؤية المنعم لا رؤية النعمة.**

’’حضرت شبلی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: احسان کرنے والے کو نگاہ میں رکھنا شکر ہے، نہ کہ احسان کو نگاہوں میں رکھنا۔‘‘

٦. **قال الفضيل بن عياض رَحِمَهُ الله: إن من شكرِ النعمة أن نُحَدِّث بها.**

’’حضرت فضیل بن عیاض رَحِمَهُ الله نے فرمایا: نعمت کا چرچا کرنا بھی ایک طرح سے نعمت کا شکر ادا کرنا ہے۔‘‘

٧. **قال أبو عثمان رَحِمَهُ الله: الشكر معرفة العجز عن الشكر.**

’’حضرت ابو عثمان رَحِمَهُ الله نے فرمایا: حقیقتِ شکر، اس امر کا جان جانا ہے کہ میں کما حقہ شکر ادا نہیں کر سکتا۔‘‘

٨. **قال أبو عثمان رَحِمَهُ الله: شكرُ العامة على المطعم والملبس، وشكر الخواص على ما يرد على قلوبهم من المعاني.**

’’حضرت ابو عثمان رَحِمَهُ الله نے فرمایا: عوام کا شکر تو کھانے اور لباس پر ہوتا ہے، مگر خواص تو (اس کے علاوہ) ان واردات پر شکر ادا کرتے ہیں جو ان کے دلوں پر وارد ہوتی ہیں۔‘‘

٤: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/ ١٨١۔

٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٧٥، وابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/ ١٨١۔

٦: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ١٣۔

٧: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/ ١٨١۔

٨: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٧٥۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

۹. قال الحارثُ رَحِمَهُ الله: من لم يشكُرِ اللهَ على النِعمةِ، فقد استدُعَى زوالَها.

''حضرت حارث محاسبی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جو شخص کسی نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا تو وہ اس نعمت کے زوال کو دعوت دے رہا ہوتا ہے۔''

۱۰. قال أبو علي الروذباري رَحِمَهُ الله: لا رضى لمن لا يصبر، ولا كمال لمن لا يشكر.

''ابو علی روذباری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اس کو رضا نصیب نہیں ہوتی جو صبر نہیں کرتا اور اس کو کمال حاصل نہیں ہوتا جو شکر نہیں کرتا۔''

۱۱. تذاكروا عِندَ يحيى بن مُعَاذٍ في الفقرِ والغِنَى، فقال: لا يُوْزَنُ غداً لا الفقرُ ولا الغِنَى، وإنما يُوْزَنُ الصَّبرُ وَالشُّكرُ، فيقال: يشكر ويصبر.

''حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله کی موجودگی میں فقر اور غنیٰ کا ذکر چھڑا تو فرمایا: قیامت کے دن نہ تو فقر کا وزن ہوگا اور نہ ہی غناء کا، وہاں صرف صبر وشکر کا وزن ہوگا اور کہا جائے گا کہ اس شخص نے شکر اور صبر کیا۔''

۱۲. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: مر أحد الأنبياء عليه السلام بحجر صغير يخرج منه الماء الكثير، فتعجب منه، فانطقه الله تعالى، فقال الحجر: منذ سمعت الله تعالى يقول: ﴿فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ [البقره، ۲: ۲٤] وأنا أبكي من خوف الله سبحانه وتعالى. قال: فدعا ذلك النبي أن يجير الله

۹: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٦٠۔

۱۰: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ۳٥۷۔

۱۱: أخرجه القشيري في الرسالة: ۲۷۷۔

۱۲: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱۷۷۔

ذلک الحجر. فأوحی اللہ تعالی إلیه: إني أجرته من النار، فمرّ ذلک النبي، فلما عاد وجد الماء یتفجر منه مثل ذلک، فعجب، فانطق اللہ ذلک الحجر فسأله: لِمَ تبکي، وقد غفر اللہ لک؟ فقال: ذلک کان بکاء الحزن والخوف، وهذا بکاءُ الشکر والسرور.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ ایک نبی، ایک چھوٹے سے پتھر کے پاس سے گزرے، جس سے پانی کثرت سے نکل رہا تھا۔ نبی کو اس پر تعجب ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے پتھر کی ان سے گفتگو کرا دی۔ پتھر نے کہا: جب سے میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا ہے: ﴿فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ ’’اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔‘‘ میں ڈر کے مارے رو رہا ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ اس نبی نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ اس پتھر کو دوزخ سے پناہ دے۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی نبی کو خبر دی کہ ہم نے اسے پناہ دے دی۔ یہ سن کر نبی وہاں سے روانہ ہو گئے۔ (کچھ عرصہ کے بعد) واپس آئے تو دیکھا کہ اس پتھر سے پانی بدستور پھوٹ رہا ہے۔ انہیں پھر تعجب ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر پتھر کو گویائی دے دی۔ نبی نے پوچھا: اب جب کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے معاف کر دیا ہے، تو کیوں رو رہا ہے؟ پتھر نے جواب دیا: وہ رونا غم اور خوف کا تھا اور یہ رونا شکر اور سرور کا ہے۔‘‘

١٣. عن الإمام القشیري رَحِمَهُ الله قال: قیل: شکر العینین: أن تستر عیباً تراه بصاحبک، وشکر الأذنین: أن تستر عیباً تسمعه عنه.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ تو لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالے اور کان کا شکر یہ ہے کہ جو عیب کی بات سنے اس پر پردہ ڈالے۔‘‘

١٤. عن الإمام القشیري رَحِمَهُ الله قال: قیل: إذا قصرت یدک عن المکافأة فلیطل لسانک بالشکر.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ جب تو جزا دینے سے قاصر ہو تو اپنی زبان

١٣: أخرجه القشیري في الرسالة: ١٧٥۔

١٤: أخرجه القشیري في الرسالة: ١٧٦۔

کے ساتھ شکر گزاری میں کثرت کر۔‘‘

١٥. قال الإمام القشيري رَحِمَهُ الله: يقال الشاكر: الذي يشكر على النفع، والشكور: الذي يشكر على المنع.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ شاکر وہ ہے جو کسی عطیہ پر شکر کرے اور شکور (بہت زیادہ شکر گزار)، وہ ہے جو نہ ملنے پر بھی شکر کرے۔‘‘

www.MinhajBooks.com

١٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٧٥۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّبْرِ لِلّٰهِ تَعَالَی عَلَی الْبَلَاءِ

﴾آزمائش پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خاطر صبر کرنے کی فضیلت﴿

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط اِنَّ اللهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَo

(البقرة، ۲: ۱۵۳)

”اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے (مجھ سے) مدد چاہا کرو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ (ہوتا) ہےo“

۲. وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ط وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَo (البقرة، ۲: ۱۵۵)

”اور ہم ضرور بالضرور تمہیں آزمائیں گے کچھ خوف اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے، اور (اے حبیب!) آپ (ان) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیںo“

۳. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا قف وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَo (آل عمران، ۳: ۲۰۰)

”اے ایمان والو! صبر کرو اور ثابت قدمی میں (دشمن سے بھی) زیادہ محنت کرو اور (جہاد و مجاہدہ کے لیے) خوب مستعد رہو، اور (ہمیشہ) اللہ کا تقویٰ قائم رکھو تاکہ تم کامیاب ہو سکوo“

۴. وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِo

(الرعد، ۱۳: ۲۲)

”اور جو لوگ اپنے رب کی رضاجوئی کے لیے صبر کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو رزق

ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ (دونوں طرح) خرچ کرتے ہیں اور نیکی کے ذریعہ برائی کو دور کرتے رہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت کا (حسین) گھر ہےo‘‘

۵. اَلَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ عَلٰی مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِیْمِی الصَّلٰوةِ وَ مِمَّا رَزَقْنٰـهُمْ یُنْفِقُوْنَo (الحج، ۲۲: ۳۵)

’’(یہ) وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں اور جو مصیبتیں انہیں پہنچتی ہیں ان پر صبر کرتے ہیں اور نماز قائم رکھنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیںo‘‘

۶. نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَo الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَo

(العنکبوت، ۲۹: ۵۸، ۵۹)

’’(یہ) عملِ (صالح) کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہےo (یہ وہ لوگ ہیں) جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر ہی توکّل کرتے رہےo‘‘

۷. اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍo (الزمر، ۳۹: ۱۰)

’’بلاشبہ صبر کرنے والوں کو اُن کا اجر بے حساب انداز سے پورا کیا جائے گاo‘‘

۸. وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِo (الشوری، ۴۲: ۴۳)

’’اور یقینا جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے تو بے شک یہ بلند ہمت کاموں میں سے ہےo‘‘

۹. اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِo

(العصر، ۱۰۳: ۳)

’’سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے اور (معاشرے میں) ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور (تبلیغِ حق کے نتیجے میں پیش آمدہ مصائب وآلام میں) باہم صبر کی تاکید کرتے رہےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ، فَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَيَقُوْلُ: رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گویا اب بھی میں (چشمِ تصور سے) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ایک نبی کا ذکر فرما رہے ہیں جن کی قوم نے ان کو مارا اور لہولہان کر دیا تو وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے ہیں اور کہتے ہیں: اے رب! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ جانتے نہیں ہیں (کہ میں کون ہوں)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه إِنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوْهُ، فَأَعْطَاهُمْ، حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: مَا يَكُوْنُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَمَالِكٌ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ انصار کے کچھ افراد نے رسول

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: كتاب استتابة المرتدّين، باب: إذا عرّض الذّمّي وغيره بسبّ النّبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٦/٢٥٣٩، الرقم: ٦٥٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة أحد، ٣/١٤١٧، الرقم: ١٧٩٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: الصبر على البلاء، ٢/١٣٣٥، الرقم: ٤٠٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٨٠، الرقم: ٣٦١١۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: الاستعفاف عن المسألة، ٢/ ٥٣٤، الرقم: ١٤٠٠، ومالك في الموطأ، ٢/٩٩٧، الرقم: ١٨١٢، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٩٢، الرقم، ٢٠٠١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٩٣، الرقم: ١١٩٠٨، وأبو يعلى في المسند، ٢/٥٠٥، الرقم: ١٣٥٢۔

اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے انہیں مال عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو آپ ﷺ نے پھر عطا فرما دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس مال ختم ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے میں تم سے بچا کر اسے جمع نہیں کرتا اور جو سوال کرنے سے بچے تو اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا اور جو مستغنی رہے اللہ تعالیٰ اس کو مستغنی کر دے گا۔ جو صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دے گا اورتم میں سے جس کو مال دیا جاتا ہے وہ صبر سے بہتر اور وسعت والا نہیں ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ لَمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِيْنِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى بِهِ وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ بِهِ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِيْنِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَأَسِفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو باتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں اللہ تعالیٰ اسے شاکر و صابر لکھتا ہے اور جس میں یہ دونوں خصلتیں نہ ہوں اسے اللہ تعالیٰ صابر و شاکر نہیں لکھے گا۔ (وہ دو خصلتیں یہ ہیں:) جو شخص دینی معاملات میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اس کی پیروی کرے اور دنیاوی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھے اور اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کرے کہ اسے اس پر فضیلت دی اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو صابر و شاکر لکھتا ہے۔ اور جو آدمی دینی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف اور دنیاوی امور میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اس پر افسوس کرے جو اسے نہیں ملا

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ۵۸، ۴/۶۶۵، الرقم: ۲۵۱۲، والنسائي في عمل اليوم والليل: ۲۶۹، الرقم: ۳۰۹، والطبراني في مسند الشاميين، ۱/۲۹۰، الرقم: ۵۰۵، وابن المبارك في الزهد، ۱/۵۰، الرقم: ۱۸۰، وابن أبي الدنيا في الشكر: ۶۹، الرقم: ۲۰۴۔

تو اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر نہیں لکھتا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: اَلْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسْبِ دِيْنِهِ، فَإِنْ كَانَ دِيْنُهُ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِيْنِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسْبِ دِيْنِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ الْبَابِ مُخْتَصَرًا، وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وفي رواية أحمد: **قَالَ: إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ.**

وفي رواية للحاكم: **قَالَ: اَلْأَنْبِيَاءُ. قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اَلْعُلَمَاءُ. قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ الصَّالِحُوْنَ.**

’’حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام کی، پھر درجہ بدرجہ مقربین کی۔ آدمی کی آزمائش اس کے دینی مقام کے مطابق ہوتی ہے۔ اگر دین میں مضبوط ہو تو سخت آزمائش ہوتی ہے۔ اگر دین میں کمزور ہو تو حسبِ دین آزمائش کی جاتی ہے۔ بندے کے ساتھ یہ آزمائشیں ہمیشہ رہتی ہیں حتیٰ کہ (مصائب پر صبر کی وجہ سے) وہ زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام بخاری نے ترجمۃ الباب میں

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المرضى، باب: أشد الناس بلاء الأنبياء ثم الأمثل فالأمثل، ٥/٢١٣٩، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في الصبر على البلاء، ٤/٦٠١، الرقم: ٢٣٩٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: الصبر على البلاء، ٢/١٣٣٤، الرقم: ٤٠٢٣، ٤٠٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٦٩، الرقم: ٢٧١٢٤، والحاكم في المستدرك، ١/٩٩، الرقم: ١١٩۔

مختصراً روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اور امام احمد کی ایک روایت میں ہے: ’’لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائے جانے والے انبیاء کرام علیہم السلام ہوتے ہیں پھر جو ان سے قریب ہوتے ہیں پھر جو ان سے قریب ہوتے ہیں پھر جو ان سے قریب ہوتے ہیں۔‘‘

امام حاکم کی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (درج بالا سوال کے جواب میں) فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام، پوچھا گیا ان کے بعد، تو آپ ﷺ نے فرمایا: علماء، عرض کیا گیا کہ پھر کون تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صالحین۔‘‘

۵. عَنْ أَبِي مُوْسَی الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ، قَالَ اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي، فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ، فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ. فَيَقُوْلُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ، فَيَقُوْلُ اللهُ: ابْنُوْا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ حِبَّانَ، قَالَ أَبُو عِيْسَی: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کی؟ وہ کہتے ہیں: ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا ثمر قبض کیا؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہاں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے اس پر کیا کہا؟ وہ عرض کرتے ہیں: اس نے تیری تعریف کی اور إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنا دو اور اس کا نام بَيْتُ الْحَمْد (تعریف والا گھر) رکھو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث

۵: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الجنائز، باب: فضل المصيبة إذا احتسب، ۳/۳۴۱، الرقم: ۱۰۲۱، وابن حبان في الصحيح، ۷/۲۱۰، الرقم: ۲۹۴۸، وابن المبارک في الزهد، ۱/۲۷، الرقم: ۱۰۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۵۸، الرقم: ۳۰۶۸، وأيضاً، ۴/۱۷۴، الرقم: ۵۳۰۴، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱/۱۸۵، الرقم: ۸۶۲۔

حسن ہے۔

٦. عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَلَا إِضَاعَةِ الْمَالِ، وَلَكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَلَّا تَكُوْنَ بِمَا فِي يَدَيْکَ أَوْثَقَ مِمَّا فِي يَدِ اللهِ، وَأَنْ تَكُوْنَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ إِذَا أَنْتَ أُصِبْتَ بِهَا أَرْغَبَ فِيْهَا لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَکَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه، وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زہد اور دنیا سے بے رغبتی حلال کو حرام کر دینے اور مال کو ضائع کر دینے کا نام نہیں بلکہ زہد یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے وہ اس سے زیادہ قابل اعتماد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جب تجھے مصیبت پہنچے تو اس کے ثواب (کے حصول) میں زیادہ رغبت رکھے اور یہ تمنا ہو کہ کاش یہ میرے لیے باقی رہتی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے روز جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب دیا جائے گا تو آرام و سکون والے تمنا کریں گے: کاش! دنیا میں ان کے چمڑے قینچیوں سے کاٹے جاتے۔‘‘

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في الزهادة في الدنيا، ٤/ ٥٧١، الرقم: ٢٣٤٠، وابن ماجه في السنن، كتاب، الزهد، باب: الزهد في الدنيا، ١٣٧٣/٢، الرقم: ٤١٠٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥٧/٨، الرقم: ٤١٠٠، والديلمي في الفردوس، ٤٠٣/٣، الرقم: ٥٢٢٨۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ٥٨، ٤/ ٦٠٣، الرقم: ٢٤٠٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨٦/١٢، الرقم: ١٢٨٢٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٧٥/٣، الرقم: ٦٣٤٥، وفي شعب الإيمان، ١٨٠/٧، الرقم: ٩٩٢١، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٤٢/٣، الرقم: ٥٣٥٦۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ، عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَکَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَـلَاءِ، وَإِنَّ اللهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَـلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے (اس کے گناہوں کی) جلد ہی دنیا میں سزا دے دیتا ہے اور اگر کسی بندے سے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو گناہ کے سبب اس کا بدلہ روک رکھتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دے گا۔ اسی سند سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بڑا ثواب بڑی مصیبت کے ساتھ ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزماتا ہے۔ پس جو اس پر راضی ہو اس کے لئے (اللہ تعالیٰ کی) رضا ہے اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضگی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

:۸ أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في الصبر على البلاء، ٤/ ٦٠١، الرقم: ٢٣٩٦، وأبو يعلى في المسند، ٧/ ٢٤٧، الرقم: ٤٢٥٤، والحاكم في المستدرك، ٤/ ٦٥١، الرقم: ٨٧٩٩، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٢٤٣، الرقم: ٩٤١۔

:۹ أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في الصبر على البلاء، ٤/ ٦٠٢، الرقم: ٢٣٩٩، وابن حبان في الصحيح، ٧/ ١٨٧، الرقم: ٢٩٢٤، والحاكم في المستدرك، ٤/ ٣٥٠، الرقم: ٧٨٧٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/ ١٥٨، الرقم: ٩٨٣٦۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن مرد اور عورت کو جان، مال اور اولاد میں مسلسل آزمایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَی النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَهُوَ يُوْعَکُ، فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَوَجَدْتُ حَرَّهُ بَيْنَ يَدَيَّ فَوْقَ اللِّحَافِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَشَدَّهَا عَلَيْکَ. قَالَ: إِنَّا کَذٰلِکَ يُضَعَّفُ لَنَا الْبَلَاءُ وَيُضَعَّفُ لَنَا الْأَجْرُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: اَلْأَنْبِيَاءُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ الصَّالِحُوْنَ، إِنْ کَانَ أَحَدُهُمْ لَيُبْتَلَی بِالْفَقْرِ حَتّٰی مَا يَجِدُ أَحَدُهُمْ إِلَّا الْعَبَاءَةَ يُحَوِّيْهَا، وَإِنْ کَانَ أَحَدُهُمْ لَيَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ کَمَا يَفْرَحُ أَحَدُکُمْ بِالرَّخَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخار ہو رہا تھا۔ میں نے چادر پر سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک پر ہاتھ رکھ کر دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بخار کی گرمی مجھے محسوس ہوئی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اتنا تیز بخار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں ہم پر مصیبت بھی سخت آتی ہے اور ثواب بھی دوگنا ملتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، کن لوگوں پر زیادہ سخت مصیبت آتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انبیاء پر۔ میں نے عرض کیا: پھر کن پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نیک لوگوں پر اور بعض نیک لوگ ایسی تنگ دستی میں مبتلا کر دیے جاتے ہیں کہ ان کے پاس ایک کمبل کے سوا، جسے وہ اوڑھے ہوئے ہیں، کچھ نہیں ہوتا۔ ان میں سے بعض مصیبت سے اس قدر خوش ہوتے ہیں جتنا تم لوگ مال و دولت ملنے سے ہوتے ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، کتاب: الفتن، باب: الصبر علی البلاء، ٤/٤١١، الرقم: ٤٠٢٤، وابن حبان في الصحيح، ٧/١٦١، الرقم: ٢٩٠١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٣١، الرقم: ٩٠٤٧، والحاکم في المستدرک، ٤/٣٤٢، الرقم: ٧٨٤٨، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/١٨٠، الرقم: ٩٩٨۔

١١. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْإِيْمَانِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صبر نصف ایمان ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال عمر رضي الله عنه: وجدنا خير عيشنا بالصبر.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے اپنی بہترین زندگی صبر کے ساتھ پائی ہے۔‘‘

٢. قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه: الصبرُ منَ الإيمانِ بمنزلةِ الرأسِ مِنَ الْجَسَدِ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صبر کا ایمان میں وہی مقام ہے جو سر کا بدن میں ہے۔‘‘

٣. قال عليٌّ بن أبي طالب رضي الله عنه: الصبر مطيّة لا تكبو.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صبر ایسی سواری ہے جو کبھی ٹھوکر نہیں کھاتی۔‘‘

٤. حبس الشبلي رَحِمَهُ الله وقتاً في المارستان، فدخل عليه جماعة، فقال: من أنتم؟ فقالوا: أحباؤک جاء وک زائرين. فأخذ يرميهم بالأحجار، وهم يهربون. وكان يقول لهم: يا كذابون، لو كنتم أحبائي لصبرتم على بلائي.

١١: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٢٣، الرقم: ٩٧١٦، وفي الزهد الكبير، ٢/٣٦١، الرقم: ٩٨٤، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/١٢٦، الرقم: ١٥٨، وهبة الله اللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٥/٩٣١، الرقم: ١٦٨٢۔

١: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ١٧٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٥٠۔

٢: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٨٣۔

٣: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٨٥۔

٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٨٦۔

”حضرت شبلی رَحِمَهُ الله کو پاگل خانے میں قید کر دیا گیا، کچھ لوگ ان کی ملاقات کے لئے گئے۔ شبلی نے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم تمہارے دوست ہیں اور تمہاری زیارت کے لئے آئے ہیں۔ اس پر شبلی نے انہیں پتھر مارنے شروع کر دیئے اور وہ لوگ بھاگنے لگے۔ یہ حالت دیکھ کر شبلی نے کہا: ارے جھوٹو! اگر تم میرے دوست ہوتے تو میرے آزمانے پر صبر کرتے۔“

٥. قال الحارث المحاسبي رَحِمَهُ الله: لكلِّ شيءٍ جَوُهَرٌ، وجَوُهَرُ الإنسانِ العقلُ، وجَوُهَر العقل الصَّبرُ.

’حضرت حارث محاسبی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: ہر شے کا جوہر ہوتا ہے۔ انسان کا جوہر عقل ہے اور عقل کا جوہر صبر ہے۔“

٦. قال الخوّاص رَحِمَهُ الله: الصبر هو الثبات على أحكام الكتاب والسنة.

”حضرت خواص رَحِمَهُ الله نے فرمایا: کتاب و سنت کے احکام پر ثابت قدم رہنا صبر ہے۔“

٧. سئل السري رَحِمَهُ الله عن الصبر، فأخذ يتكلّم فيه، فدبّت على رجله عقرب، وهي تضربه بإبرتها ضربات كثيرة، وهو ساكن لا يحرّك، فقيل له: لماذا لم تُبعد العقربَ عن رجلك؟ قال: استحييتُ من اللهِ تعالى أن أتكلّم في الصبر، ولم أصبر.

”حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله سے صبر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صبر پر گفتگو فرمانے لگے۔ اسی دوران ایک بچھو ان کی ٹانگ پر چڑھ گیا اور کئی ایک ڈنگ مارے مگر آپ نے قطعاً حرکت نہ کی۔ آپ سے کسی نے کہا کہ آپ نے اسے ہٹا کیوں نہیں دیا؟ فرمایا: مجھے اللہ سے شرم آ گئی کہ میں صبر کے متعلق گفتگو تو کروں مگر خود صبر نہ کروں۔“

٨. قال شقيق البلخي رَحِمَهُ الله: الصَّبرُ والرّضا شكلانِ، إذا تعمَّدتَ في

٥: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٥٩۔

٦: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٨٤، وابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/١١٨۔

٧: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٨٧۔

٨: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٦٦۔

العملِ فإِنَّ أولَه صَبرٌ، وآخرَهُ رِضا.

’’حضرت شقیق بلخی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: صبر اور رضا دو صورتیں ہیں۔ جب تو عمل کرنا شروع کرے تو اس کا آغاز صبر ہے اور اس کا انجام رضا ہے۔‘‘

۹. قال ذو النون رَحِمَهُ الله: الصبر: التباعد عن المخالفات، والسكونُ عند تجرع غصص البلية، وإظهار الغنى مع حلول الفقر بساحات المعيشة.

’’حضرت ذو النون رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ کے احکام کی مخالفت سے دور رہنے، مصائب کے گھونٹ پینے پر سکون و اطمینان، اور زندگی کے میدان میں محتاجی کے باوجود اپنے آپ کو مالدار ظاہر کرنے کا نام صبر ہے۔‘‘

۱۰. قال أبو علي الدقاق رَحِمَهُ الله (في باب الصبر): فاز الصابرون بعز الدارين. لأنهم نالوا من الله معيته. فإن الله مع الصابرين.

’’حضرت ابو علی الدقاق رحمة الله عليه نے فرمایا: صابرین دونوں جہانوں کی عزت کے ساتھ کامیاب ہوئے، کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل کی۔ پس اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔‘‘

۱۱. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: الصبر هو المقامُ مع البلاءِ بِحُسْن الصحبة، كالمقامِ مع العافيةِ.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ جس طرح انسان عافیت کے ہوتے ہوئے اپنی حالت پر ثابت قدم رہتا ہے، اسی طرح اچھے آداب کے ساتھ مصیبت پر ثابت قدم رہنا صبر کہلاتا ہے۔‘‘

۱۲. قال عمرو بن عثمان رَحِمَهُ الله: الصبر هو الثبات مع الله سبحانه وتعالى، وتلقي بلائه

۹: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱۸٤، وابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ۲/۱۱۷۔

۱۰: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ۲/۱۱۸۔

۱۱: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱۸٤۔

۱۲: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱۸٤، وابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ۲/۱۱۸۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

بالرحب والدعة.

''حضرت عمرو بن عثمان رَحِمَهُ اللّٰه نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے احکام پر ثابت قدم رہنا اور اس کی آزمائش کو خندہ پیشانی اور سکون کے ساتھ قبول کرنا صبر ہے۔''

١٣. قال يحيى رَحِمَهُ اللّٰه: عند نُزُول البلاءِ، تظهر حقائقُ الصَّبر، وعند مُكاشَفَة المَقْدُور، تظهرُ حقائقُ الرِّضا.

''حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ اللّٰه نے فرمایا: بلاؤں کے نزول سے صبر کی حقیقتیں سامنے آتی ہیں اور تقدیر کے ظاہر ہونے سے رضا کی حقیقتیں سامنے آتی ہیں۔''

١٤. قال خير النساج رَحِمَهُ اللّٰه: الصبر من أخلاق الرجال، والرضا من أخلاق الكرام.

''حضرت خیر النساج رَحِمَهُ اللّٰه نے فرمایا: صبر مردوں کے اخلاق میں سے ہے اور رضا کریم لوگوں کے اخلاق میں سے ہے۔''

١٥. قال أبو حامد البلخي رحمه اللّٰه: من صبر على صبر فهو الصابر لا من صبر وشكا.

''حضرت ابو حامد بلخی رَحِمَهُ اللّٰه نے فرمایا: جس نے صبر پر صبر کیا وہی صابر ہے نہ کہ وہ جس نے صبر کیا اور شکوہ کیا۔''

١٦. قال الإمام القسطلاني رَحِمَهُ اللّٰه: ومن علامات محبته ﷺ التسلي عن المصائب، فإن المحب يجد في هذه المحبة ما ينسيه المصائب، ولا يجد في

١٣: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١١٣۔

١٤: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٣٢٢۔

١٥: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ١٢٣۔

١٦: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنّيّة بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ٢/٤٩٥۔

مسها ما یجد غیره.

’’امام قسطلانی رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ مصائب پر صبر کرے کیونکہ اس محبت سے محبّ کو ایسی لذت حاصل ہوتی ہے کہ وہ مصائب کو بھلا دیتی ہے اور ان مصائب سے دوسروں کو جو تکلیف پہنچتی ہے وہ اسے نہیں پہنچتی۔‘‘

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْقَنَاعَةِ وَتَرْکِ الطَّمَعِ

﴿قناعت اِختیار کرنے اور لالچ سے بچنے کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ج تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ج لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ○ (البقرة، ۲: ۲۷۳)

’’(خیرات) ان فقراء کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں (کسبِ معاش سے) روک دیئے گئے ہیں وہ (امورِ دین میں ہمہ وقت مشغول رہنے کے باعث) زمین میں چل پھر بھی نہیں سکتے ان کے (زُھداً) طمع سے باز رہنے کے باعث نادان (جو ان کے حال سے بے خبر ہے) انہیں مالدار سمجھے ہوئے ہے، تم انہیں ان کی صورت سے پہچان لو گے، وہ لوگوں سے بالکل سوال ہی نہیں کرتے کہ کہیں (مخلوق کے سامنے) گڑگڑانا نہ پڑے، اور تم جو مال بھی خرچ کرو تو بیشک اللہ اسے خوب جانتا ہے ○‘‘

۲. وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللهُ بِهٖ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ط لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اکْتَسَبُوْا ط وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اکْتَسَبْنَ ط وَسْئَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهٖ ط اِنَّ اللهَ کَانَ بِکُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○ (النساء، ٤: ۳۲)

’’اور تم اس چیز کی تمنا نہ کیا کرو جس میں اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، مردوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا، اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا، اور اللہ سے اس کا فضل مانگا کرو، بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے ○‘‘

۳. وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِهٖ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ط وَرِزْقُ رَبِّکَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰی ○ (طه، ۲۰: ۱۳۱)

’’اور آپ دنیوی زندگی میں زیب و آرائش کی ان چیزوں کی طرف حیرت و تعجب کی نگاہ نہ فرمائیں جو ہم نے (کافر دنیا داروں کے) بعض طبقات کو (عارضی) لطف اندوزی کے لئے دے رکھی ہیں تاکہ ہم ان (ہی چیزوں) میں ان کے لئے فتنہ پیدا کر دیں، اور آپ کے رب کی (اخروی) عطا بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہےo‘‘

٤. فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَo (الحج، ٢٢: ٣٦)

’’تم خود (بھی) اس میں سے کھاؤ اور قناعت سے بیٹھے رہنے والوں کو اور سوال کرنے والے (محتاجوں) کو (بھی) کھلاؤ۔ اس طرح ہم نے انہیں تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم شکر بجا لاؤo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: امارت کثرتِ مال سے نہیں ہوتی بلکہ اصل امارت دل کا غنی ہونا ہے۔‘‘ اسے امام بخاری اور مسلم نے ذکر کیا ہے۔

٢. عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: الغنى غنى النَّفسِ، ٥/٢٣٦٨، الرقم: ٦٠٨١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ليس الغنى عن كثرة العرض، ٢/٧٢٦، الرقم: ١٠٥١، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء أن الغنى غِنَى النَّفْسِ، ٤/٥٨٦، الرقم: ٢٣٧٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: القناعة، ٢/١٣٨٦، الرقم: ٤١٣٧۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: لا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى، ٢/٥١٨، الرقم: ١٣٦١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى وأن اليد العليا هي المنفقة وأن السفلى هي الآخذة، ٢/٧١٧، الرقم: ١٠٣٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٤٢٦، الرقم: ١٠٦٨٧۔

السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے والے ہاتھ (یعنی لینے والے) سے بہتر ہے اور (صدقہ کی) ابتداء اپنے اہل وعیال سے کرو اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد استغناء قائم رہے اور جو سوال کرنے سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سوال کرنے سے بچا لیتا ہے اور جو استغناء اختیار کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ غنی کر دیتا ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِي يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ، تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَكِنِ الْمِسْكِيْنُ: الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ، وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے گرد چکر لگاتا رہے، ایک یا دو لقموں یا ایک دو کھجوروں کا لالچ اسے پھراتا، گھماتا رہے، بلکہ مسکین تو وہ ہے کہ جس کے پاس نہ تو اتنا مال ہو کہ اس کی ضرورت کو پورا کر سکے، نہ وہ مسکین نظر آتا ہو کہ لوگ اسے صدقہ دیں اور نہ وہ کھڑے ہو کر لوگوں سے مانگتا ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: قول الله تعالى: لا يسألون الناس إلحافا، ٢/٥٣٨، الرقم: ١٤٠٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: المسكين الذي لا يجد غنى، ولا يفطن له فيصدق عليه، ٢/٧١٩، الرقم: ١٠٣٩، والنسائي في السنن، كتاب: الزكاة، باب: تفسير المسكين، ٥/٨٥، الرقم: ٢٥٧٢، ومالك في الموطأ، كتاب: صفة النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ما جاء في المسكين، ٢/٩٢٣، الرقم: ١٦٤٥۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: في الكفاف والقناعة، ٢/٧٣٠، الرقم: ١٠٥٤، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في الكفاف والصبر عليه، —

أَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ کامیاب ہوگیا جو اسلام لایا، اسے حسبِ ضرورت رزق عطا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو کچھ دیا اس پر قناعت عطا فرمائی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے نیز امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٥. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: طُوْبَى لِمَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنِعَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اس کے لیے بشارت ہے جسے اسلام کی ہدایت نصیب ہوئی اور جسے بقدرِ ضرورت روزی نصیب ہو، اور اس نے اس پر قناعت کی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.... ٥٧٥/٤، الرقم: ٢٣٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٦٨، الرقم: ٦٥٧٢، ٦٦٠٩، والحاكم في المستدرك، ١٣٧/٤، الرقم: ٧١٤٩۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في الكفاف والصبر عليه، ٥٧٦/٤، الرقم: ٢٣٤٩، أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ١٩، رقم: ٢٣٩٤٤، وابن حبان في الصحيح، ٤٨١/٢، رقم: ٧٠٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٠٥/١٨، الرقم: ٧٨٦، والحاكم في المستدرك، ٩٠/١، الرقم: ٩٨، وابن المبارك في كتاب الزهد: ١٨٧۔

www.MinhajBooks.com

٦. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللهِ، فَيُوْشِکُ اللهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص پر مفلسی آ گئی اور اس نے اپنی مفلسی (کو دور کرنے کے لئے اس) کو لوگوں کے سامنے پیش کیا تو اس کی مفلسی دور نہیں ہوگی اور جس شخص نے اپنی مفلسی کو اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا تو اللہ تعالیٰ اسے جلد یا بدیر رزق عطا فرمائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٧. عَنْ ثَوْبَانَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَنْ تَکَفَّلَ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا، وَأَتَکَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ. فَقَالَ ثَوْبَانُ: أَنَا، فَکَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْحَاکِمُ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھے اس بات کی

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في الهم في الدنيا وحبها، ٥٦٣/٤، الرقم: ٢٣٢٦، وأبو داود في السنن، كتاب: الزكاة، باب: في الاستعفاف، ٦٢٢/٢، الرقم: ١٦٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٠٧/١، الرقم: ٣٨٦٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٣/١٠، الرقم: ٩٧٨٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٩٦/٤، الرقم: ٧٦٥٨۔

٧: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الزكاة، باب: كراهية المسألة، ١٢١/٢، الرقم: ١٦٤٣، والنسائي في السنن نحوه، كتاب: الزكاة، باب: فضل من لا يسئل الناس شيئا، ٩٦/٥، الرقم: ٢٥٩٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٩٨/٢، الرقم: ١٤٣٣، والحاكم في المستدرك، ٥٧١/١، الرقم: ١٥٠٠۔

ضمانت دے کہ لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگے گا تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس کے بعد حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود نے اسنادِ جید کے ساتھ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَکَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَأَقِلَّ الضَّحِکَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِکِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ! تقویٰ و ورع اختیار کرو تو لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے، قناعت اختیار کرو تو سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے، جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ لوگوں کے لئے پسند کرو تو مومن بن جاؤ گے، اپنے ہمسایہ سے نیکی کرو تو مسلم بن جاؤ گے اور کم ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، ...... وَاعْلَمْ أَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزَّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

۸: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الورع والتقوى، ۲/۱۴۱۰، الرقم: ۴۲۱۷، والطبراني في مسند الشاميين، ۱/۲۱۵، الرقم: ۳۸۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۵/۵۳، الرقم: ۵۷۵۰، وفي كتاب الزهد الكبير، ۲/۳۰۹، الرقم: ۸۲۲۔

۹: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۴/۳۰۶، الرقم: ۴۲۷۸، والحاكم في المستدرک، ۴/۳۶۰، الرقم: ۷۹۲۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/ ۳۴۸، الرقم: ۱۰۵۴۰، والقضاعي في مسند الشهاب، ۱/۴۳۵۔

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!...... جان لیجئے کہ مومن کی عظمت تہجد میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے مستغنی رہنے میں ہے۔‘‘ اسے امام طبرانی نے سند حسن کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَا أَبَا ذَرٍّ، أَتَرَى كَثْرَةَ الْمَالِ هُوَ الْغِنَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: أَفَتَرَى قِلَّةَ الْمَالِ هُوَ الْفَقْرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى الْقَلْبِ وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے ابو ذر! کیا تم سمجھتے ہو کہ مال و دولت کی فراوانی دولت مندی ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ مال و دولت کا کم ہونا فقیری ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسے ہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اصل دولت مندی تو دل کا غنی ہونا ہے اور اصل فقیری دل کی فقیری ہے۔‘‘ اسے امام ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْنَى.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قناعت ایک ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

١٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢/٤٦١، الرقم: ٦٨٥، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٦٣، الرقم: ٧٩٢٩، والطبراني في مسند الشاميين، ٣/ ١٧٤، الرقم: ٢٠٢٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٩٠، الرقم: ١٠٣٤٤۔

١١: أخرجه البيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢/٨٨، الرقم: ١٠٤، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٧٢، الرقم: ٦٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٣٣٥، الرقم: ١٢٣٣۔

اَلآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال الإمام الشافعي رحمه الله: القناعة تورث الراحة.

’’امام شافعی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: قناعت سے راحت ملتی ہے۔‘‘

٢. كان يعجب علي بن أبي طالب رضي الله عنه من اللباس ما قصر، ومن الطعام ما خشن.

’’حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو وہی لباس پسند ہوتا جو کہ بقدر کفایت چھوٹا ہوتا اور وہی کھانا پسند ہوتا جو سادہ ہوتا۔‘‘

٣. قال بشر الحافي رَحِمَهُ الله: القناعة: مَلَکٌ لا يَسْكُنُ إلا في قلبِ مؤمنٍ.

’’حضرت بشر حافی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: قناعت ایک ایسا فرشتہ ہے جو مومن کے دل کے سوا کہیں سکونت اختیار نہیں کرتا۔‘‘

٤. قيل لأبي يزيد البسطامي رَحِمَهُ الله: بماذا وصلتَ إلى ما وصلتَ؟ فقال: جمعتُ أسبابَ الدُّنيا، فربطتُها بحبل القناعة، ووضعتها في منجنيقِ الصدقِ، ورميتُ بها في بحرِ اليأسِ فاسترحتُ.

’’کسی نے ابو یزید رَحِمَهُ الله سے پوچھا کہ آپ اس مقام پر کیونکر پہنچے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے دنیا کے اسباب کو جمع کر کے قناعت کی رسی سے باندھ دیا۔ پھر صدق کی منجنیق میں رکھ کر نا اُمیدی کے سمندر میں پھینک دیا، لہٰذا میں آرام میں رہا۔‘‘

٥. قال الحارث المحاسبي رَحِمَهُ الله: والقانعُ غَنِيٌّ وإن جاعَ، والحريصُ

١: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٧٩۔

٢: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣٤۔

٣: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦٠۔

٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦١۔

٥: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٦٠۔

فقيرٌ وإن مَلَک.

”حضرت حارث محاسبی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: قناعت کرنے والا غنی ہوتا ہے اگرچہ بھوکا ہو اور حریص فقیر ہوتا ہے اگرچہ بادشاہ ہو۔“

٦. قال شقيق البلخي رَحِمَهُ الله: إذَا أَرَدْتَ أَنْ تكونَ في راحةٍ، فكُلْ ما أَصَبْتَ، والبَسْ ما وَجَدْتَ، وارْضَ بما قَضَى اللهُ عَلَيْک.

”حضرت شقیق بلخی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جب تو ارادہ کرے کہ تو راحت میں ہو تو جو ملے اسے کھا لے، جو پائے اسے پہن لے اور اس بات سے خوش رہ جس کا اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے فیصلہ فرما دیا ہے۔“

٧. قالَ أبو تُرَابٍ رَحِمَهُ الله: القناعةُ أَخْذُ القوتِ من الله ﷻ.

”حضرت ابو تراب رَحِمَهُ الله نے فرمایا: قناعت کرنا اللہ ﷻ سے قوت و طاقت حاصل کرنا ہے۔“

٨. قال مظفر رَحِمَهُ الله: الجوع - إذا ساعدته القناعة - مزرعة الفكرة، وينبوع الحكمة، وحياة الفطنة، ومصباح القلب.

”شیخ مظفر رَحِمَهُ الله نے فرمایا: بھوک پر جب قناعت مدد کرے تو ایسی بھوک افکار کی پیدائش کی جگہ، حکمت کا چشمہ، فطانت کی زندگی اور دل کا چراغ ہے۔“

٩. قال الإمام القشيري رَحِمَهُ الله: قيل: اَلْفُقَرَاءُ أَمْوَاتٌ إلا من أحياه الله تعالى بعزِّ القناعة.

”امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ محتاج لوگ مردے ہیں ماسوائے ان کے جن کو اللہ تعالیٰ قناعت کی عزت سے زندہ رکھے۔“

٦: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٦٦۔

٧: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١٥١۔

٨: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٣٩٧۔

٩: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦٠۔

**١٠.	قال القشيري رَحِمَهُ الله: قيل: القناعة السكون عند عدم المألوفات.**

''امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ جن چیزوں سے انسان کو الفت ہے، ان کے نہ ہونے پر بھی سکون ہونے کا نام قناعت ہے۔''

**١١.	قال أبو بكر المراغي رَحِمَهُ الله: العاقلُ من دبّر أمر الدنيا بالقناعة والتسويف وأمر الآخرة بالحرص والتعجيل، وأمر الدين بالعلم والاجتهاد.**

''حضرت ابو بکر مراغی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: عقلمند وہ شخص ہے جو دنیاوی امور کی تدبیر قناعت اور بے رغبتی سے کرے اور آخرت کے امور کی تدبیر حرص اور جلد بازی سے کرے اور دین کے معاملات کی تدبیر، علم اور کوشش سے کرے۔''

**١٢.	قال أبو عبد الله بن خفيف رَحِمَهُ الله: القناعة: تركُ التَشَوّفِ إلى المفقودِ، والاستغناءُ بالموجودِ.**

''حضرت ابو عبد اللہ بن خفیف رَحِمَهُ الله نے فرمایا: مفقود چیز کی امید کو ترک کرنے اور موجود چیز کے ساتھ استغناء کرنے کا نام قناعت ہے۔''

**١٣.	قال القشيري رَحِمَهُ الله: يقال: القناعةُ: الاكتفاءُ بالمَوْجُودِ، وزوالُ الطمعِ فيما ليس بحاصل.**

''امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ قناعت یہ ہے کہ تجھے جو چیز مل گئی ہے اس پر اکتفاء کرے اور جو چیز حاصل نہیں ہوئی، اس کا لالچ نہ کرے۔''

**١٤.	قال القشيري رَحِمَهُ الله: قيل: وضعَ الله تعالى خمسةَ أشياءَ في خمسةِ**

١٠: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦٠۔

١١: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦٠۔

١٢: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦٠

١٣: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦٠۔

١٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦١۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

مواضعَ: العزّ في الطاعة، والذلّ في المعصيةِ، والهيبة في قيامِ اللّيلِ، والحِكْمَة في البطن الخالي، والغِنى في القناعة.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں: کہا جاتا ہے: اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزوں کو پانچ جگہوں پر رکھا ہے: عزت کو اطاعت میں، ذلت کو معصیت میں، ہیبت کو قیام اللیل میں، حکمت کو خالی پیٹ میں اور مالداری کو قناعت میں۔‘‘

١٥. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: رأى رَجُلٌ حكيماً يأكل ما تساقط من البقل على رأس ماء، فقال: لو خَدَمْتَ السلطانَ لم تحتج إلى أكلِ هذا. فقال الحكيم: وأنت لو قَنَعْتَ بهذا لم تحتج إلى خدمة السلطان.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ ایک شخص نے ایک دانا کو دیکھا کہ جو پانی پر گری ہوئی سبزی کھا رہا تھا۔ اس شخص نے دانا سے کہا: اگر تو (میری طرح) بادشاہ کی نوکری کر لیتا تو تجھے یہ کھانے کی نوبت نہ آتی۔ دانا نے جواب دیا: تو بھی اگر قناعت کر لیتا تو تجھے بادشاہ کی نوکری کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔‘‘

١٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦١۔

www.MinhajBooks.com